﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 12 | جمعۃ المبارک 12/اگست 2005ء | 6/رجب 1426 ہجری قمری ❁ 12/ظہور 1384 ہجری شمسی | شمارہ 32

حسن کا نمونہ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ! تُو نے مجھے خوبصورت شکل عطا کی ہے اب میرے اخلاق بھی حسین اور دلکش بنادے۔

(مسند احمد مسند المکثرین من الصحابہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 39ویں جلسہ سالانہ کا رشمورارینا (Rushmoor Arena) میں کامیاب وبابرکت انعقاد

دعاؤں اور ذکر الٰہی سے معمور فضا میں للّٰہی محبت و اخوت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل

اکناف عالم سے آنے والے 25 ہزار سے زائد عشاق اسلام کا پُر جوش روحانی اجتماع۔

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور زندگی بخش خطابات۔

جلسہ کے ایام میں ہزاروں افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: لئیق احمد طاہر۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء)

الحمدللہ، جماعت احمدیہ برطانیہ کا 39واں جلسہ سالانہ مورخہ 29/جولائی بروز جمعۃ المبارک اپنی شاندار روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہجرت اور برطانیہ میں قیام کی برکت سے یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں گزشتہ سال تک جلسوں کے انعقاد کے بعد امسال پہلی بار Rushmoor Arena آلڈرشاٹ میں جلسہ منعقد ہوا ۔گزشتہ کئی سال سے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خواہش تھی کہ چونکہ اسلام آباد کا 23 ایکڑ پر مشتمل وسیع رقبہ اب جلسہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے لئے ناکافی ہو رہا ہے اس لئے جماعت کوئی جلسہ گاہ تلاش کرنی چاہئے۔ امسال رشمور کے کم وبیش ایک صد ایکڑ کی خوبصورت اور وسیع ملٹری گراؤنڈ میں جلسہ کے انعقاد کے لئے سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرمائی۔ یہاں دس ہزار کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ سال گزشتہ کے مقابلہ میں 30 % زائد مردانہ وزنانہ جلسہ گاہوں کے لئے خیمے نصب کئے گئے ۔دفاتر کے لئے زیادہ سہولتوں کے سامان مہیا کئے گئے ۔40 ایکڑ کے قریب کھلی جگہ اجتماعی قیامگاہوں ،طعامگاہوں، بچوں کے لئے Creche یعنی نرسری کی سہولتوں، طبی امداد، بک سٹالز، نمائش، بازار اور کھانا کھلانے کے لئے جنرل اور VIP سروس کے لئے الگ الگ متفرق سہولتوں کے لئے رکھی گئی تھی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات دو حصوں پر مشتمل ہیں۔ اور دونوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم ومحترم امیر صاحب U.K. جو افسر رابطہ بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لے کر متعلقہ افسران کو پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ اس منظوری کے ساتھ ہی دونوں افسران (افسر جلسہ سالانہ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد) اپنے اپنے شعبوں کے ناظمین کی منظوری حضور انور سے حاصل کرتے ہیں۔

ایک تیسرا اہم شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے افسر مکرم مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ جس کا کام عمومی حفاظت اور نظم وضبط کے قیام کے لئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہے۔

ان تینوں افسران کے تحت کم وبیش 160 نظامتیں اپنے اپنے ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین کے ساتھ خدمت دین کے عظیم جذبہ کے ساتھ متحرک ہوتی ہیں اور جلسہ شروع ہونے سے قبل متعلقہ افسران صیغہ ان کی میٹنگز منعقد کر کے ہدایات دیتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدر صاحبہ بھی ان دنوں اپنی ناظمات کے ساتھ دن رات خدمت دین کی توفیق پاتی ہیں۔ ایک اعتبار سے کم وبیش دس ہزار سے زائد خواتین اور بچوں کے لئے متنوع انتظامات کی بھاری ذمہ داری ان پر ہوتی ہے۔ لجنہ کی سیکورٹی، پنڈال میں حفاظت کا انتظام، نظم وضبط، صفائی، کھانے کی تقسیم، آب رسانی کا انتظام، نمائش اور کئی قسم کے سٹالز، بازار وغیرہ بے شمار کام نہایت عمدگی سے محترمہ شمائلہ ناگی صاحبہ (صدر لجنہ) کی نگرانی میں سرانجام پاتے ہیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 29/جولائی 2005ء

Rushmoor Arena کے وسیع وعریض رقبہ میں امسال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ جگہ Aldershot کے علاقہ میں واقع ہے جسے Military Home Town کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ مہمانوں کے لئے جامع ہدایات اور نصائح پر مشتمل تھا۔ حضور انور نے متعدد احادیث، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبق آموز مثالوں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی سے متعلق درخشاں مثالوں کی روشنی میں مہمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ چھوٹی چھوٹی تکالیف سے صرف نظر کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مومن مہمان ہمیشہ اپنے ساتھ برکتیں لاتا ہے۔ آپ بھی ایسے ہی مہمان بنیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے شب وروز کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے معمور کریں اور جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اُذْکُرُوْا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جلسہ میں اس کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں کہ تمہارا آقا ومولیٰ فرط محبت سے تمہیں یاد کرنا شروع کر دے۔ ذرا سوچو اس بندہ سے کون بہتر ہے جسے اس کا ربّ یاد کرتا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ بعض ممالک میں جماعت کی مخالفت میں شدت پیدا ہو رہی ہے۔ سب مظلوم احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایک گھنٹہ سے زائد پر مشتمل تھا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

افتتاحی اجلاس

جماعت احمدیہ انگلستان کے 39ویں عظیم الشان جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز ساڑھے چار بجے سہ پہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا عبد المومن طاہر صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 تلاوت کیں اور ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔ نظم کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت U.K. نے چند غیر مسلم معزز مہمانوں کا تعارف کروایا جنہوں نے مختصراً اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ان انسانی خدمات کو سراہا جو جماعت دنیا کے مختلف ممالک میں سرانجام دے رہی ہے۔

معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد قریباً ساڑھے پانچ بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ البقرۃ کی آیت 187 ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خوشخبری اور ضمانت دی ہے کہ اے میرے بندو! اگر تم میری بندگی اختیار کرتے ہوئے میرے پاس آؤ گے تو مَیں تمہاری پکار سنوں گا اور تمہاری دعاؤں کا جواب

دوں گا۔اور انہیں شرف قبولیت بخشوں گا لیکن تمہیں بھی میرا حق بندگی ادا کرنا ہوگا۔اور جو تعلیم تمہیں دی گئی ہے اس پر کامل ایمان لانا ہوگا۔جب اس یقین اور ان شرائط کے ساتھ آؤ گے تو مَیں تمہاری دعائیں سنوں گا۔پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو ان کی پیدائش کے مقصد سے بھی آگاہ کیا کہ خدا کے بندہ کو اس کا غلام اور عبد بننا چاہیئے اور پھر خود ہی اس کی راہیں بھی سمجھا دیں۔حضور نے فرمایا کہ ہمیں صرف اس دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ نہیں سمجھنا بلکہ حقوق اللہ کے ساتھ اللہ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔اس لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دعا سکھائی کہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ یہ ایک جامع دعا ہے جسے ہم سورۃ فاتحہ میں دن میں کئی بار پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرکے اس سے ہدایت کے طالب ہوتے ہیں۔یہ نماز کا مغز ہے۔پس یہ دعا ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ جس میں یہ ذکر ہے کہ ہمیں ہدایت کا وہ راستہ دکھا جو نیک اور انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔اور پھر وہ خود ہدایت یافتہ ہوکر آگے ہدایت پھیلاتے ہیں اور یہ کوشش کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اسی طرح نواز جس طرح تُو نے ان مُنْعَمْ عَلَيْهِمْ گروہ کے لوگوں کو نوازا۔ہمیں بھی ان کی طرح نیکیوں میں بڑھنے اور ترقی کرنے والا بنا جنہوں نے نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوئے۔اے اللہ! ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلا۔

اگر اس دعا کے اثرات پیدا نہیں ہوتے تو پھر لمحہ ٔ فکریہ ہے۔اس لئے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا ہوگا، اپنے دلوں کو ٹٹولنا ہوگا کہ ہمارے مانگنے میں کیوں کمی ہوئی ہے۔پس ہر احمدی جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح دوراں کو ماننے کی توفیق و سعادت بخشی ہے اس کو راہ ہدایت مانگنے کے لئے یہ قرآنی دعا کرنی چاہیئے۔اُسے اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرنا ہوگا، عبادتوں کے معیار بلند کرنا ہوں گے اور ہدایت کے تمام مراتب کے حصول کی کوشش کرنی ہوگی۔پس دلوں کو شرک سے پاک کرکے تمام بدعتوں کو نکال باہر کریں اور معاشرے کے حقوق کو احسن طریق پر ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے بنیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکات ہم ہمیشہ اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھ سکیں۔اب دنیا کی ہدایت صرف احمدیت کے جھنڈے تلے مل سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور جلسہ کے یہ بابرکت دن آپ میں انقلابی پاک تبدیلیوں کے باعث ہوں اور ہر دن ہمیں ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔حضور انور نے اس پُر اثر اور نصائح سے پُر خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ جلسہ سالانہ U.K. کے پہلے روز کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرے دن کی کارروائی

جلسہ سالانہ U.K. کے دوسرے دن کے اجلاس اول کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے مکرم ڈاکٹر مشہود فشولا (Dr.Mashood Fashola) صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب آف U.K. نے کی جس کے بعد مکرم نصیر احمد طاہر صاحب آف ہالینڈ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام میں سے شان اسلام کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالغفار احمد صاحب مبلغ سلسلہ برطانیہ کی ’’غانا میں جماعت احمدیہ کے قیام اور ترقیات کے ایمان افروز حالات‘‘ پر مشتمل تھی۔آپ نے غانا میں جماعت کے قیام کے تاریخی اور ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ 1920ء میں ایک شخص جن کا نام یوسف تھا نے خواب میں دیکھا کہ کوئی سفید شخص ان کا امام ہے۔انہوں نے یہ خواب فینٹی قبیلہ کے چیف مہدی آپا کو سنائی۔چنانچہ خاص خدائی تحریک سے کسی کے مشورہ سے چیف مہدی آپا نے قادیان خط بھجوایا کہ غانا کے لئے کوئی مبلغ بھجوایا جائے۔چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر ؓ کو جو ان دنوں انگلستان میں تھے غانا جانے کا ارشاد فرمایا۔آپ کے غانا پہنچنے پر چند ہفتوں کے اندر اندر چار ہزار افراد نے احمدیت قبول کرلی۔

آپ کے بعد حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشّر نے عظیم الشان خدمات کی توفیق پائی۔آپ نے بتایا کہ اس وقت غانین مرکزی مبلغین دنیا کے مختلف ممالک میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔اس وقت غانا میں چھ ہسپتال، چار ہومیو پیتھک کلینک، جامعہ احمدیہ، مدرسۃ الحفظ، متعدد سکولوں اور ہومیو پیتھک لیبارٹری کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں ’’اسلام کی نظر میں دیگر مذاہب کا مقام‘‘ کے موضوع پر مکرم ومحترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں، ناظر اصلاح وارشاد مقامی و مفتیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تھی۔آپ نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ ہمارا خدا رب العالمین ہے۔اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کا خالق ہے۔اس نے اس دنیا میں بسنے والی تمام اقوام کے لئے جس طرح ان کی جسمانی ضرورتوں کا انتظام کیا ہے اسی طرح ان کی روحانی ضروریات اور ترقی کے لئے انبیاء مبعوث فرمائے جنہوں نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دکھلایا۔کوئی مسلمان اس وقت تک سچا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ یہ اقرار نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء سچے تھے۔

آپ نے انتہائی عام فہم اور مؤثر انداز میں متعدد مثالوں کے ساتھ دیگر مذاہب اور اقوام کے لئے اسلام کی رواداری اور انسانیت کے لئے بھائی چارہ اور محبت کی تعلیم کا تذکرہ کیا۔آپ نے بتایا کہ کس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکین کو مسجد نبوی میں ٹھہراتے۔صحابہ ؓ انہیں اپنے گھروں میں رکھتے، کھانا کھلاتے اور ان کی خدمت کرتے تھے۔آپ نے مزید فرمایا کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ تمام انبیاء کی زندگی اور ان کے نمونوں کو اپنائیں۔گزشتہ انبیاء نے جو ابدی صداقتیں اپنے ماننے والوں کو سکھائی تھیں اسلام نے انہیں اپنی تعلیمات میں جمع کردیا ہے۔اسلام دیگر مذاہب کا احترام کرتا ہے اور ان کا احترام کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ان سے زبردستی نہیں کرتا بلکہ آزادی دیتا ہے اور عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔

اس عالمانہ تقریر کے بعد مکرم بلال محمود صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے منتخب اشعار ’’وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا۔نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے‘‘ خوش الحانی سے سنائے۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم بلال ایٹکنسن (Mr.Bilal Atkinson) صاحب، ریجنل امیر نارتھ ویسٹ کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو پر تھی۔یعنی ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات سے حسن سلوک‘‘۔فاضل مقرر نے نہایت دلنشین انداز میں سیرت النبیؐ کے اس پہلو پر روشنی ڈالی اور احادیث اور واقعات کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین اور پاکیزہ عائلی زندگی کا نمونہ احباب کے سامنے بیان کیا۔آپ نے تمام ازواج مطہرات کا نام بنام ذکر کیا اور مختلف مثالوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل حسن سلوک کا نہایت مؤثر انداز میں نقشہ کھینچا۔آپ نے کہا کہ دنیا کے ہیرے جواہرات تو نبی پاکؐ کے پاس ازواج مطہرات کو دینے کے لئے نہیں تھے لیکن ایک انتہائی حلم، محبت اور پیار سے لبریز سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا دل آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا تھا اور اس دولت سے ازواج مطہرات کو وہ سرور اور لذت اور اطمینان حاصل ہوتا تھا جو سونے چاندی کے ڈھیروں سے نہیں مل سکتا۔اس کے ساتھ ہی دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے کارکنان سے خطاب

قواعد وضوابط، حفاظتی انتظامات، صفائی اور دعاؤں کی تلقین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24/جولائی 2005ء بروز اتوار جلسہ سالانہ برطانیہ کے لئے کئے گئے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے اسلام آباد میں مہمانوں کی رہائش کے لئے مختص کی گئی جگہوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور حضور انور نے رہائشگاہوں، پارکنگ، ڈائننگ ہال اور لنگر خانہ وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔حضور انور نے معائنہ کے دوران مختلف مواقع پر معاونین و منتظمین سے بعض استفسار فرمائے اور ضروری ہدایات سے نوازا۔لنگر میں روٹی پکوائی کے انتظامات کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔

بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ رشمور ارینا (Rushmoor Arena) تشریف لے گئے۔یہ جگہ امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے لئے کرایہ پر لی گئی ہے جہاں مارکیاں، پارکنگ، ایم ٹی اے اور رجسٹریشن وغیرہ کے دفاتر بنائے گئے ہیں۔حضور انور نے باری باری خود تشریف لے جاکر تمام جگہوں کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔مردانہ اور زنانہ دونوں مارکیوں کے علاوہ ایم ٹی اے کے لگائے گئے سٹوڈیوز میں بھی حضور انور تشریف لے گئے اور انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے مزید ہدایات دیں۔رجسٹریشن آفس میں حضور انور نے کارڈ بنانے کے کمپیوٹر سسٹم کا معائنہ بھی فرمایا۔

حضور انور رشمور ارینا (Rushmoor Arena) میں جلسہ سالانہ کے تمام افسران، منتظمین اور معاونین کو بعض اہم ہدایات پر مشتمل خطاب فرمایا۔خطاب سے قبل حضور انور نے تمام شعبہ جات کے افسران کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

خطاب میں حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لے سکیں۔دوسرا منتظمین اور معاونین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جائے۔حضور نے فرمایا کہ جہاں تک توجہ دلانا ہے وہ تو دو سال سے بڑی تفصیل سے مَیں ہدایات دے چکا ہوں۔اس کے مطابق کام کریں اور منتظمین اور افسران نئے آنے والوں کو سمجھا دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے دوران ہونے والی کمیوں اور خامیوں کے لئے ہر شعبہ کا افسر یا منتظم ایک سرخ کتاب تیار کرے اور ان میں اندراج کرے۔اگر آپ کی نظر میں کوئی خامی نہ آئے تو دوسروں سے پوچھیں کیونکہ بعض دفعہ لوگ بتاتے نہیں ہیں مگر مجھے لکھ دیتے ہیں۔آپ ان سے پوچھیں گے تو وہ بتا دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ میں پہلی دفعہ جلسہ ہو رہا ہے۔اس علاقہ کے قواعد وضوابط کا خیال رکھیں۔تمام شعبہ جات کے نگران اپنے کارکنان پر نظر رکھیں۔نظم وضبط کی ڈیوٹی دینے والے خدام بھی اس بات پر نظر رکھیں کہ کوئی شرارت نہ ہو، کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت بدنام ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے موقع پر کثرت سے مہمان آتے ہیں تو ایسے مواقع پر اپنی حفاظت کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔عورتوں کی طرف بھی ایسے انتظامات کریں کہ ایسی کوئی حرکت نہ ہو۔عموماً ایسے ہوتا ہے کہ ’’کرے کوئی، بھرے کوئی‘‘۔اس لئے آج کل کے حالات میں خاص طور پر احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں صفائی کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ کارکنان آتے جاتے اگر کوئی گری پڑی چیز دیکھیں تو اٹھا دیں۔خاص طور پر جلسہ کے اختتام پر جب سامان سمیٹا جائے تو اس قدر صاف کرکے جائیں کہ مالکان کو احساس ہو کہ جیسی جگہ لی تھی اس سے بہتر چھوڑ کر گئے ہیں۔یہ بھی احسان ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جگہ صرف ایک سال کے لئے کرایہ پر لی ہے۔اللہ کرے کہ آئندہ سال اپنا انتظام ہوجائے۔

آخر پر حضور انور نے ان دنوں میں کثرت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں ناظمین اور مرکزی مہمان چائے کی ایک پارٹی میں شامل ہوئے۔حضور انور ایدہ اللہ نے بھی ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

جہاد
یا
فی سبیل اللہ فساد

(محمود احمد اشرف ۔ ربوہ)

اسلام کا درد رکھنے والا ہر دل آج اُمّت مُسلمہ کی حالت زار پر آنسو بہا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس امت کو بہترین قرار دیا تھا وہ آج اندرونی اور بیرونی فتنوں کا شکار ہو کر اپنے مقام سے بہت نیچے جا گری ہے۔ اِس وقت جو فتنہ سب سے بڑھ کر درپیش ہے وہ اسلام کے نام پر دہشتگردی ہے، مذہب کے نام پر خون ہے، جہاد کا غلط تصور ہے جو اسلام کے نادان دوستوں کے سر میں سمایا ہوا ہے۔ اس غلط تصور کے نتائج اتنے بھیانک ہیں کہ خود بنی نوع انسان کا مستقبل تاریک ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ عالمی امن ہی نہیں انفرادی امن بھی اٹھ رہا ہے۔ اسلام کے حقیقی معانی لغت تک محدود نظر آتے ہیں جبکہ دنیا کی نظر میں اسلام دہشتگردی کے ہم معنی لفظ بن کر رہ گیا ہے۔ اسلام کا حسین چہرہ داغدار ہے۔ ایک طرف قرآن کریم کی آیات پڑھ پڑھ کر انسانوں کو ذبح کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف شہادت کا غلط تصور دل میں جمائے سادہ لوح مسلمانوں کے خون سے گلیاں اور بازار سرخ ہو رہے ہیں۔ اس سارے فساد کو جہاد کہا جا رہا ہے۔

قران کریم نے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں مظلوم اور معصوم مسلمانوں کے دفاع میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی تھی وہاں ساتھ ہی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد پر قادر ہے۔ مگر ہم یہ کیسا جہاد دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی تقدیر کے اندھیرے اور بھی گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرے مسلمان ملک کی تباہی اور بربادی نظر آ رہی ہے۔ ایک عام مسلمان جہاں اس فساد سے دن بدن متنفر ہوتا چلا جا رہا ہے وہاں وہ گہرے نظریاتی تضادات کا بھی شکار ہو رہا ہے۔ وہ حیران ہے کہ آخر کیوں خدا نے اس اُمّت کو غیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ وہ قادر خدا کیوں اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہی مدد نہیں کرتا۔

یہ سطور اسلام کا درد رکھنے والے ایسے دلوں کے لئے ہیں جو ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ اس دور کے دکھوں اور مصائب کا علاج خدائے رحیم و کریم آسمان سے اتار چکا ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام وہ امام الزماں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے منجدھار میں پھنسی ہوئی اس کشتیٔ اسلام کا ناخدا بنایا ہے۔ آپ کی بعثت کا مقصد اسلام کا حقیقی احیاء ہے۔ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے تمام باطل عقائد اور غلط نظریات کی آپ نے نہ صرف پرزور تردید فرمائی ہے بلکہ عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ان کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ جہاد کا غلط تصور ان میں سے ایک ہے۔ واضح ہو کہ آپ اس دور کے وہ واحد مصلح ہیں جو یہ دعوی فرماتے ہیں کہ وہ خدا کے فرستادہ ہیں اور امام مہدی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا سے ہدایت یافتہ ہیں۔ پس وہ قوم جو آپ کی آواز کو نہیں سنتی اور جہاد کے غلط تصور سے چمٹی ہوئی ہے کیا دنیا اور آخرت میں اپنی حالت زار پر خدا سے شکوہ کا کوئی حق رکھتی ہے؟ پس آیئے حالات حاضرہ کو سامنے رکھتے ہوئے خدا تعالی کے اس پیغام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اسلام کے حسین چہرے پر داغ

تاریخ عالم کے ہر دور میں قومیں باہم برسر پیکار رہی ہیں۔ ان تنازعات میں کون حق پر تھا اور کون نہیں۔ کون ظالم تھا اور کون مظلوم۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی بحث ہے جس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم تو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باہمی تنازعات میں کسی فریق کا جہاد کے قرآنی تصور کو شامل کرنا اسلام کو بدنام کرنا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ جہاد کے متعلق تحریر فرمایا اس کی بنیادی غرض و غایت اسلام کے حسین چہرے پر سے جہاد کے غلط تصور کے داغ کو مٹانا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’جہاد کے مسئلہ کی فلاسفی اور اس کی اصل حقیقت ایسا ایک پیچیدہ امر اور دقیق نکتہ ہے کہ جس کے نہ سمجھنے کے باعث سے اس زمانہ اور ایسا ہی درمیانی زمانہ کے لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں۔ اور ہمیں نہایت شرم زدہ ہو کر قبول کرنا پڑتا ہے کہ ان خطرناک غلطیوں کی وجہ سے اسلام کے مخالفوں کو موقعہ ملا کہ وہ اسلام جیسے پاک اور مقدس مذہب کو جو سراسر قانون قدرت کا آئینہ اور زندہ خدا کا جلال ظاہر کرنے والا ہے مورد اعتراض ٹھیراتے ہیں‘‘۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ نمبر ۳ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۳)

اسلام کے دور اول میں جہاد بالسیف کا پس منظر

تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں مخصوص حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی اجازت دی تھی۔ آنے والے ادوار میں اس ابتدائی دور کی مثال کو ہر قسم کے حالات پر چسپاں کر کے باہمی تنازعات کو جہاد قرار دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ اس کا مقصد عوام کے مذہبی جذبات کو ابھار کر انہیں اپنے مقاصد کی بھینٹ چڑھانا تھا۔ چنانچہ عوام کی مذہب کے ساتھ وابستگی کا یہ استحصال تاریخ اسلام کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تاریخ عالم کے اوراق ایسی خونریزیوں سے سرخ ہیں جن کے پس منظر میں جہاد کا غلط تصور کارفرما تھا۔ آج دنیائے عیسائیت اپنے ان مذہبی رہنماؤں کو نفرت سے دیکھتی ہے جنہوں نے اپنے معصوم عوام حتی کہ بچوں تک کو جنت کے وعدے دے کر صلیبی جنگوں میں جھونک دیا تھا۔ پس اس سے پہلے کہ مسلمانوں کے خون سے مزید گلی کوچے سرخ ہوں، ضروری ہے کہ اسلام کے دور اول میں جہاد بالسیف کے پس منظر کو پوری طرح سمجھ لیا جائے تا کہ اسے مثال بنا کر آج کا مذہبی رہنما معصوموں کا استحصال نہ کر سکے۔ آیئے اس پس منظر کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چونکہ اُس زمانہ میں ہر ایک قوم کا اسلام کے ساتھ تعصب بڑھا ہوا تھا اور مخالف لوگ اس کو ایک فرقہ جدیدہ اور جماعت قلیلہ سمجھ کر اس کے نیست و نابود کرنے کی تدبیروں میں لگے ہوئے تھے اور ہر ایک اس فکر میں تھا کہ کسی طرح یہ لوگ جلد نابود ہو جائیں اور یا ایسے منتشر ہوں کہ ان کی ترقی کا کوئی اندیشہ باقی نہ رہے۔ اس وجہ سے بات بات میں ان کی طرف سے مزاحمت تھی اور ہر ایک قوم میں سے جو شخص مسلمان ہو جاتا تھا وہ قوم کے ہاتھ سے یا تو فی الفور مارا جاتا تھا اور یا اس کی زندگی سخت خطرہ میں رہتی تھی...... مگر ظاہر ہے کہ اِس وقت کے غیر قوم کے بادشاہ اسلام کی مذہبی آزادی کو نہیں روکتے، اسلامی فرائض کو بند نہیں کرتے اور اپنی قوم کے مسلمان ہونے والوں کو قتل نہیں کرتے۔ ان کو قید خانوں میں نہیں ڈالتے اور ان کو طرح طرح کے دکھ نہیں دیتے تو پھر کیوں اسلام ان کے مقابل پر تلوار اٹھاوے‘‘۔

(’مسیح ہندوستان میں‘ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی جنگوں کے مقاصد تفصیل سے بیان فرمائے ہیں:

’’جن لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لیے نہیں تھیں۔ بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَ نَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ﴾(الحج: 40) یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے۔

اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں۔ یعنی جو لوگ اسلام کو نابود کرنے کے لیے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے۔ ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لیے لڑائی کی جاتی تھی۔ بجز اِن تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اس کی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۴)

’’مگر اب مذہبی کینہ اور تعصب سے مسلمانوں کو کوئی قتل نہیں کرتا اور مذہب کے لیے ان پر کوئی تلوار نہیں چلاتا ہاں دنیاداری کے طور پر دنیاداروں کی باہم لڑائیاں ہیں سو ہوا کریں ہمیں ان سے کیا غرض ہے۔

پھر جس حالت میں اسلام کے نابود کرنے کے لیے کوئی تلوار نہیں اٹھاتا تو سخت جہالت اور قرآن کی مخالفت ہے کہ دین کے بہانہ سے تلوار اٹھائی جائے۔ اگر کوئی ایسا شخص خونی مہدی یا مسیح کے نام پر دنیا میں آوے اور لوگوں کو ترغیب دے کہ تم کافروں سے لڑو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ کذّاب اور جھوٹا ہے اور قرآن کی تعلیم کے موافق کارروائی نہیں کرتا بلکہ مخالف راہ پر چلتا ہے‘‘۔

(کشف الغطاء روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 208)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے اس کا بنیادی نکتہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جہاد مذہبی آزادی کو قائم کرنے کے لیے تھا۔ مذہبی آزادی سے مراد یہ ہے کہ فرد کو ان تمام فرائض کی ادائیگی کی آزادی ہو جو اس کا مذہب اس پر عائد کرتا ہے۔ اب اس میں سب سے پہلے ایک عقیدہ کو اختیار کرنے کی آزادی آتی ہے۔ عقیدہ کو اختیار کرنے کی آزادی میں خود بخود یہ بات شامل ہو جاتی ہے کہ فرد ایک عقیدہ کو ترک کرنے میں بھی آزاد ہے۔ پھر مذہبی آزادی کا ایک اہم ترین جزو اپنے عقیدہ کی تبلیغ اور اشاعت ہے۔ اگر یہ سب آزادیاں قائم ہیں تو پھر مذہب کے نام پر جہاد حرام ہے۔ یہ کوئی نیا اور انوکھا نظریہ نہیں ہے۔ ہندوستان میں حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت اسماعیل شہیدؒ نے سکھوں سے اسی لئے جہاد کیا کہ انہوں نے مذہبی آزادیوں پر قدغن لگائی تھی اور انہیں بزرگوں نے انگریز کے خلاف جہاد کو ناواجب قرار دیا کیونکہ انہوں نے مکمل مذہبی آزادی قائم کر رکھی تھی۔ جہاں تک اس واضح تعلیم کے بعد ہونے والی لڑائیوں کا تعلق ہے تو وہ قوموں کے باہمی تنازعات ہیں جن سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے۔ اور جس فتنہ انگیزی کو آج مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی نادان اقلیت جہاد کہہ رہی ہے اس کا ان مذکورہ بالا بنیادی انسانی حقوق کے قائم کرنے سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج قرآن کریم کے بتائے ہوئے ان بنیادی انسانی حقوق کی علمبردار مغرب کی عیسائی اقوام ہیں۔ یہ تمام حقوق اقوام متحدہ کے چارٹر میں شامل ہیں جو کہ ان ہی اقوام کا تیار کردہ ہے۔ یہ بنیادی حقوق مغرب میں قائم ہیں جبکہ ایسے مسلمان ممالک موجود ہیں جہاں یہ حقوق پامال ہو رہے ہیں۔

جنگوں کو موقوف کر دینے کا ارشاد نبویؐ

امام مہدی کے لفظی معنی اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ کے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام مہدی ہیں اس لئے آپ حَکَم و عدَل بھی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ تمام اختلافات میں آپ فیصلہ کرنے کے مقام پر کھڑے ہیں۔ چنانچہ آپ نے جن غلط نظریات کی تردید فرمائی ان میں سے ایک جہاد کا باطل تصور بھی تھا۔ حکم و عدل کا فیصلہ ہی کافی ہے لیکن ایک مومن کے ایمان کو ترقی دینے والی اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے عین مطابق تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری کی مشہور حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ مسیح موعود جنگ کو موقوف کر دے

گا۔سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بڑے درد سے فرماتے ہیں:۔

”ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرْب جاری ہو چکا ہے۔جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے ﴿حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا﴾ (محمد:5)۔یعنی اس وقت تک لڑائی کرو جب تک مسیح آجائے۔یہی تَضَعَ الْحَرْب اَوْزَارَهَا ہے۔دیکھو صحیح بخاری موجود ہے جو قرآن شریف کے بعد اصح الکتب مانی گئی ہے۔اس کو غور سے پڑھو۔

اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔مسیح موعود جو آنے والا تھا آچکا اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت وخون کے ساتھ ہوتی ہیں باز آجاؤ تو اب بھی مذہبی جنگوں سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے مونہہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے“۔

(’گورنمنٹ انگریزی اور جہاد‘ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۸،۹)

شہادت کے غلط تصور کی تردید

قرآن کریم اور احادیث میں شہداء کے بڑے بڑے مدارج بیان ہوئے ہیں۔سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں مرتبہ شہادت کی عظمت کا گہرا نقش قائم ہے۔نام نہاد علماء نے عوام الناس کے شوق شہادت کا اپنے مفسدانہ عزائم کو پورا کرنے کے لیے نہایت بے رحمی سے استحصال کیا ہے۔کسی صحیح الدماغ انسان کا اپنے جسموں کے ساتھ بم باندھ کر لوگوں کے ہجوم میں داخل ہو کر خود کو اڑا دینا کیسے ممکن ہے؟ ظاہر ہے کہ مفسد مولویوں نے ان نادانوں کے ساتھ دنیا اور آخرت میں سرخروئی کے وعدے کئے ہیں۔یہ المناک واقعات نہ جانے کب تک رونما ہوتے رہیں گے اور اُمّت مُسلمہ کا خون گلیوں اور بازاروں میں بہتا رہے گا۔مگر خدا سے کوئی شکوہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ امام زمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک سو سال سے زائد عرصہ قبل شہادت کے تصور کی حقیقت اور غلط تصور کی ماہیت بیان فرما چکے ہیں۔آپ کے زمانے میں بھی ان غلط تصورات کے بھیانک نتائج عملی طور پر سامنے آرہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا:

”شہید کے معنی صرف یہی نہیں کہ غیر مسلم کے ساتھ جنگ کر کے مر جانے والا شہید ہوتا ہے۔ان معنوں نے ہی اسلام کو بدنام کیا اور اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر سرحدی نادان مسلمان بے گناہ انگریزوں کو قتل کرنے میں ثواب سمجھتے ہیں چنانچہ آئے دن ایسی وارداتیں سننے میں آتی ہیں۔پچھلے دنوں کسی سرحدی نے لاہور میں ایک میم کو قتل کر دیا تھا۔ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ یہ شہادت نہیں بلکہ قتل بے گناہ ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر صفحہ ۵۱۸،۵۱۹)

اسی طرح پشاور میں ان دنوں کسی سفاک پٹھان نے دو بے گناہ انگریزوں کو قتل کر دیا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا:

”یہ جو دو انگریزوں کو مار دیا ہے، یہ کیا جہاد کیا ہے؟ ایسے نابکار لوگوں نے اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔چاہئے تو یہ تھا کہ ان لوگوں کی ایسی خدمت کرتا اور ایسے عمدہ طور پر ان سے برتاؤ کرتا کہ وہ اس کے اخلاق اور حسن سلوک کو دیکھ کر مسلمان ہو جاتے۔مومن کا کام تو یہ ہے کہ اپنی نفسانیت کو کچل ڈالے۔لکھا ہے کہ حضرت علیؓ ایک کافر سے لڑے۔حضرت علیؓ نے اس کو نیچے گرا لیا اور اس کا پیٹ چاک کرنے کو تھے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالی پر تھوکا۔حضرت علیؓ یہ دیکھ کر اس کے سینے سے اتر آئے۔وہ کافر حیران ہوا اور پوچھا کہ اے علیؓ! یہ کیا بات ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ میرا جنگ تیرے ساتھ خدا کے واسطے تھا لیکن جب تُو نے میرے منہ پر تھوکا تو میرے نفس کا بھی کچھ حصہ مل گیا۔اس پر میں نے تجھے چھوڑ دیا“۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۷۔جدید ایڈیشن)

گناہ مولویوں کی گردن پر ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُر جوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں۔اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون اُن نادان اور نفسانی لوگوں سے ہوتے ہیں کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی، ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں“۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷)

موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل کیا ہے؟

قبل اس سے کہ موجودہ حالات میں کسی لائحہ عمل کی بات کی جائے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آج عالم اسلام کو دشمن کی طرف سے درحقیقت کس قسم کے خطرات کا سامنا ہے۔اس امر میں کیا شک ہے کہ مسلمان ممالک سیاسی، تعلیمی اور اقتصادی اعتبار سے مغرب کی عیسائی اقوام کی نسبت بہت کمزور ہیں۔ لیکن ان تینوں میدانوں میں مسلمانوں کی کمزوری کا الزام مغرب کو نہیں دیا جاسکتا ہے۔سطحی نظر سے بھی دیکھیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمان خود اس کے ذمہ دار ہیں۔نتیجۃً تینوں اعتبار سے مغرب کی عیسائی اقوام کے دست نگر ہیں۔ ہاں مسلمانوں کو اس اعتبار سے مغرب پر برتری حاصل ہے کہ ان کے پاس ایک مکمل دین ہے۔مگر المیہ دیکھیں کہ مسلمان، مغرب کے مادی فلسفہ حیات کے سامنے بھی پسپا ہو رہا ہے۔ درحقیقت یہ وہ سب سے بڑا خطرہ ہے جو آج ہمیں لاحق ہے۔حالانکہ یہ وہ خطرہ تھا کہ مسلمان اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتے تھے۔ یہ وہ محاذ تھا جہاں مسلمان شیروں کی طرح ڈٹ سکتے تھے۔قرآن کریم مسلمانوں کو خود قرآن کریم کے ذریعہ جہاد کا حکم دے رہا ہے اور اس جہاد کو جہاد کبیر قرار دیتا ہے۔مگر افسوس مُلّا یہ کہہ رہا ہے کہ بندوق اٹھا لو۔ یہ وہ حالات ہیں جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو ان کا اصل میدان جہاد دکھا رہے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

”......درحقیقت دین اسلام نہایت غربت کی حالت میں ہے۔اندرونی طور پر عملی حالت کی یہ صورت ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھ گیا ہے اور بیرونی طور پر مخالفوں نے غلط فہمیوں سے ہزارہا اعتراض اسلام پر کئے ہیں اور لاکھوں دلوں کو سیہ کر دیا ہے۔پس اب اس بات سے کس طرح انکار ہو سکتا ہے کہ ایک مصلح عظیم الشان کی ضرورت ہے جس سے اسلام کی روحانیت بحال ہو اور بیرونی حملے کرنے والے پسپا ہوں۔ہاں اس قدر ہم ضرور کہیں گے کہ یہ دن دین کی حمایت کے لیے لڑائی کے دن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں نے بھی کوئی حملہ اپنے دین کی اشاعت میں تلوار اور بندوق سے نہیں کیا بلکہ تقریر اور قلم اور کاغذ سے کیا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے حملے بھی تحریر اور تقریر تک ہی محدود ہوں۔جیسا کہ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں ہی کسی قوم پر تلوار سے حملہ نہیں کیا جب تک پہلے اس قوم نے تلوار نہ اٹھائی۔

اس وقت دین کی حمایت میں تلوار اٹھانا نہ صرف بے انصافی ہے بلکہ اس بات کو ظاہر کرنا ہے کہ ہم تقریر اور تحریر کے ساتھ اور دلائل شافیہ کے ساتھ دشمن کو ملزم کرنے میں کمزور ہیں۔کیونکہ یہ جھوٹوں اور کمزوروں کا کام ہے کہ جب جواب دینے سے عاجز آجائیں تو لڑنا شروع کر دیں۔پس اس وقت ایسی لڑائی سے خدا تعالیٰ کے سچے اور روشن دین کو بدنام کرنا ہے“۔

(’ایام الصلح‘ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۲ ۲۸۳)

اس مختصر تحریر کے ذریعے ہم نے حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آج امت کے چند نادان دوست جس جہاد کی طرف بلا رہے ہیں وہ جہاد نہیں بلکہ دراصل مذہب کے نام پر فساد ہے۔اگرچہ وہ ایک چھوٹی سی اقلیت ہیں لیکن اسلام کو بدنام کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔اور آج اگر امت محمدیہ کی بھاری امن پسند اقلیت نے خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان نادانوں کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اہم مضمون کے تمام پہلو نہایت مدلّل انداز میں اپنے پاکیزہ منظوم کلام میں بھی بیان فرمائے ہیں۔آپ کا یہ کلام اُمّت محمدیہ کے لئے آپ کے اس درد کا غماز ہے جو آپ اپنے دل میں رکھتے تھے۔ آپ کے اسی منظوم کلام کے چند اشعار پر ہم اس مضمون کا اختتام کرتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبیؐ کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یَضَعُ الْحَرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰؐ
عیسی مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا
اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں، بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے اُستوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ مطبوعہ 1902ء۔
روحانی خزائن جلد نمبر17صفحہ77)

بیلہ بوتیک میں 15 سے 31/ اگست تک سیل

سُوٹوں پر 50% رعایت۔جوتوں اور جیولری پر 40%

کھلا کپڑا 1€ سے 3€ میٹر

اس کے علاوہ ہمارے ہاں BeautyParlour کا بھی انتظام ہے

BELA BOUTIQUE : 069 24246490 . MOB. 01702128820

belaboutique@aol.com -- Kaiserstr 64-Laden 31 - Frankfurt

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔

آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت اور احادیث کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے کارکنان پر حسن ظن تھا کہ وہ مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہ حسن ظن ہمیشہ جماعت کے کارکنان کا ایک نشان بنا رہے گا۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے سے متعلق تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 22؍جولائی 2005ء بمطابق 22؍وفا 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپؑ کے پاس معزز مہمان آئے تو سب سے پہلا کام جو آپؑ نے کیا وہ یہ تھا کہ ﴿فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ﴾ (الذریٰت:27) یعنی وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دُور سے آئے ہو یا نزدیک سے آئے ہو، یا بھوک لگی ہے یا نہیں لگی، کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے، بلکہ فوری طور پر گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کروا کر لے آئے۔

تو یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔ بلکہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی آپؐ کا یہ خُلق ایسا تھا کہ دوسروں کو متاثر کیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی اور آپؐ بڑے سخت گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے اس گھبراہٹ کا ذکر کیا تو دیکھیں کیسا جواب تھا۔ روایت میں آتا ہے آپؐ نے عرض کہ اللہ کی قسم! جیسے آپؐ سوچ رہے ہیں ویسے ہرگز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی بھی رُسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، ناپید نیکیاں بجا لاتے ہیں، لوگوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور آفات سماوی کے نازل ہونے پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورة اقراء باسم ربک……حدیث نمبر 4953)

یعنی جو اعلیٰ اخلاق دنیا سے غائب ہو گئے ہیں ان کو آپؐ قائم کرتے ہیں جن میں سے ایک مہمان نوازی بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہی خُلق تو پسند ہیں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایسے اخلاق والے انسان کو خدا تعالیٰ ضائع کر دے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مہمان نوازی کے تعلق میں جو نمونے قائم فرمائے اور اپنے عمل سے جو اعلیٰ مثالیں ہمارے سامنے پیش فرمائیں اب مَیں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔ اور پھر یہ کہ اپنی امت کو بھی نصیحت فرمائی کہ کس طرح مہمان نوازی کرو۔ آپؐ کے پاس گھر میں بھی اگر کوئی مہمان آتا تو جو بھی میسر ہوتا مہمان کو پیش فرماتے۔ بعض دفعہ گھر میں آپ کھانا تناول فرما رہے ہوتے اگر کوئی آتا تو بڑی بے تکلفی سے آنے والے کو اپنے ساتھ شامل کرتے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ عبدالحمید بن صیفی اپنے والد اور اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ صہیب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجور اور روٹی پڑی ہوئی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب سے کہا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ صہیب کھجوریں کھانے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کی آنکھ دکھنے آئی ہوئی ہے (اس وقت ان کی ایک آنکھ دکھ رہی تھی) اس کے باوجود تم نے کھجوریں کھانی شروع کر دی ہیں۔ تو بے تکلف ماحول تھا، حضرت صہیب نے اس پر جواب دیا کہ یا رسول اللہ! میں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو درست ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 61-62 مطبوعہ بیروت)

دیکھیں کتنا سادہ اور بے تکلف ماحول ہے۔ بعض دفعہ ایسے موقع بھی آئے کہ آپؐ کھانا تناول فرما رہے ہیں اور کوئی آ گیا تو اس کو بھی ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی، چاہے کھانا جتنی مرضی تھوڑی مقدار میں ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی کسی کام سے نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی آپؐ کی رہائش کی طرف دروازے تک آپؐ کے ساتھ آ گئے۔ تو آپؐ اندر گئے اور تھوڑی دیر بعد تھوڑا سا کھانا لے کے آئے اور فرمایا کہ آؤ کھائیں۔ لیکن کھانا اتنی کم مقدار میں تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں ہچکچاتا رہا۔ بہرحال آنحضورؐ نے فرمایا لگتا ہے کسی کام سے آئے ہو۔ تو جو بھی کام تھا وہ پوچھا اور واپس چلے گئے۔ لیکن آپ دیکھیں کہ جو ساتھ آ گیا اس کو مہمان سمجھا اور گھر کے اندر اس کو لے آئے اور فرمایا کہ آؤ کھانا کھائیں۔

پھر جب کبھی کافی تعداد میں مہمان آ جایا کرتے تھے تو آپؐ مہمانوں کو صحابہ میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور صرف انہی میں نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے ساتھ بھی اس طرح تقسیم کر کے لے جاتے تھے۔ ایک ایسے ہی موقع کا روایات میں یوں ذکر آتا ہے۔

عبداللہ بن طُھفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثرت سے مہمان آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہر کوئی اپنا مہمان لیتا جائے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ مہمان آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کوئی اپنے حصہ کا مہمان ساتھ لے جائے۔ عبداللہ بن طُھفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ان میں تھا جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ گئے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ گھر پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں حُوَیسہ نامی کھانا ہے جو مَیں نے آپ کے افطار کے لئے تیار کیا ہے۔ تو راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانا ایک برتن میں ڈال کر لائیں (تھوڑا سا ہو گا) اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا سا لیا اور تناول فرمایا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھائیں۔ پھر ہمیں بھی دیا۔ چنانچہ ہم نے اس کھانے میں سے اس طرح کھایا کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہارے پاس پینے کو کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، حریرہ ہے جو مَیں نے آپ کے لئے تیار کیا ہے فرمایا: لے آؤ۔ حضرت عائشہؓ وہ لائیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا اور برتن کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ تھوڑا سا نوش کر کے فرمایا: بسم اللہ کر کے پینا شروع کرو۔ پھر ہم اس سے اس طرح پینے لگے کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ پھر اس کے بعد آنحضور ﷺ کے گھر سے مسجد میں چلے آئے اور یہاں آنے کے بعد روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تم کہاں سونا چاہتے ہو؟ یہاں رہنا ہے یا مسجد جانا ہے؟ تو سب نے کہا ہم مسجد جا کے سوئیں گے۔ تو کہتے ہیں ہم مسجد چلے گئے اور وہاں جا کے سو گئے اور صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، نماز کے لئے ہر ایک کو جگایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5صفحہ426مطبوعہ بیروت)

اس روایت میں جو ہے کہ پہلے آپؐ نے اس کو پیا اس سے یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اس لئے کہ آپؐ نے سمجھا کہ میرا پہلے حق ہے میں پی لوں، بلکہ اس لئے کہ اس کی مقدار تھوڑی تھی اور آپؐ کو پتہ تھا کہ آپؐ کے پہلے منہ لگانے سے اس میں برکت پیدا ہوگی اور آپؐ کی دعا سے یہ کھانا مہمانوں کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اس لئے آپؐ نے پہلے شروع کیا۔ اور پھر مہمانوں کے آرام کے لئے فرمایا کہ جاؤ اب سو جاؤ، جہاں بھی سونا چاہتے ہو۔ پھر نماز کے لئے جگایا۔

مہمان نوازی کے زُمرے میں یہ بھی ہے کہ جب مہمان آئیں اگر وہ آپ کے ہم مذہب ہیں تو ان کو نمازوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے، صبح اٹھایا جائے۔ یہاں بھی ہمارے جلسے پہ اسی لئے انتظام ہوتا ہے تاکہ لوگ نمازوں میں شامل ہو سکیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کی حالت کا اندازہ تھا کہ وہ کس طرح فاقہ کشیاں کرتے ہیں۔ غربت کا زمانہ تھا اور سب سے زیادہ جو اس دور سے گزرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے۔ فاقے کی حالت میں ہوتے تھے اور جب بھی کھانے کے ظاہری اسباب میسر آتے تھے، چاہے وہ تھوڑے سے ہی ہوں، آپؐ اس یقین کے ساتھ کہ اس کھانے میں خدا تعالیٰ میری دعا سے برکت ڈال دے گا، اپنے صحابہ کو بھی بلا لیا کرتے۔ ان لوگوں کو بھی بلا لیا کرتے تھے جو وہاں بھوکے بیٹھے ہوا کرتے تھے تاکہ ان کی بھی اس انتظام کے تحت مہمان نوازی ہو جائے۔

ایک واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ سُلَیم کے گھر کے قریب سے گزرتے تو ان کے گھر آتے اور ان کو سلام کہتے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریمؐ کی شادی حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہوئی تو مجھے میری والدہ اُمِّ سُلَیم نے کہا کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تحفہ بھیجیں تو کتنا اچھا ہوگا۔ اس پر میں نے کہا بھیج دیں۔ تو میرے کہنے کے بعد میری والدہ نے کھجور لی اور پنیر کو ایک برتن میں ڈالا اور ان کو ملا کر حَیْس نامی کھانا تیار کیا اور پھر وہ کھانا مجھے دے کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ جب مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اس برتن کو رکھو۔ پھر کچھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ اور ہر وہ شخص جو تمہیں ملے اسے کہنا کہ میں بلا رہا ہوں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ جب مَیں واپس آیا تو گھر آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور اس کو برکت دینے کے لئے کچھ دیر دعا کرتے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دس افراد کو بلانے لگے جو اس برتن میں سے کھاتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرماتے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان سب کو بلاتے رہے یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھا لیا۔

(بخاری کتاب التوحید۔باب الهدیة للعروس)

دیکھیں کتنا خیال تھا کہ کھانا آیا ہے تو باقیوں کو بھی کھلایا جائے۔ جو بھوکے ہیں ان کی بھی مہمان نوازی ہو جائے۔ یہ تھے آپؐ کے مہمان نوازی کے طریقے کہ بھوکوں، ضرورت مندوں کو بلا کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کھانا کھلاتے اور مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ آپؐ نے عارضی طور پر کبھی کبھی مہمان بلا لئے اور مہمان نوازی کر دی، بلکہ ایسا بھی ہوا کہ آپؐ نے بعض مہمان مستقل اپنے ہاں لمبے عرصے کے لئے ٹھہرائے اور ان کے لئے مستقل خوراک کا انتظام فرمایا۔ حالانکہ اس وقت حالت ایسی تھی کہ خود بھی گھر میں شاید اتنا اچھا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ اور نہ صرف انتظام فرمایا بلکہ کھانے کا انتظام ہی ان کے سپرد کر دیا کہ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد میرے لئے بھی رکھ دیا کرو۔

اس کا ذکر یوں ملتا ہے، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی جن کی محنت و مشقت اور خوراک کی کمی کی وجہ سے قوت سماعت اور بصارت یعنی دیکھنے اور سننے کی جو طاقت تھی متاثر ہو گئی تھیں، نظر اور آنکھوں پر اثر پڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پاس آئے۔

لیڈیز کپڑے کی مکمل کولیکشن

اب آپ سے صرف ایک Click دور!

انٹرنیٹ سے ابھی چوائس کریں اور پوری دنیا میں گھر بیٹھے ڈلیوری پائیں

www.woostyles.co.uk

Terms and Conditions applied

مگر ان میں سے کسی نے ہماری طرف توجہ ہی نہ دی۔ پھر ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس لے گئے۔ وہاں پر تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کا دودھ دوہا کرو اور ہم میں سے ہر ایک اپنا اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کا حصہ لے جاتے۔ یعنی جو کھانے کا انتظام تھا وہ ان لوگوں کے سپرد کر دیا۔ تم پی لیا کرو اور مجھے میرا حصہ دے دیا کرو۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لاتے اور سلام کرتے تو آواز اتنی اونچی نہ ہوتی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے۔ جو جاگ رہا ہوتا وہ سن لیتا۔ پھر آپؐ مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر آپؐ کے پاس پینے کے لئے دودھ لایا جاتا جو آپؐ پی لیتے۔ ایک دن وہ کہتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے مَیں سارا دودھ پی گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو دودھ نہیں تھا لیکن آپؐ کی برکت کی وجہ سے بکری جو دودھ دینے والی تھی اس کو دوبارہ دودھ اتر آیا۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا: نہیں پہلے خود پی لو۔ آپ کو بتایا نہیں تھا کہ ہم سارا پی چکے ہیں۔ تو بہرحال پہلے اُنہیں پلا کے پھر آپؐ نے تھوڑا سا پیا اور بقایا پھر مہمانوں کو دے دیا۔(ترمذی کتاب الاستئذان والادب۔ باب کیف السلام)

پھر ایک اور روایت میں اسی مستقل مہمان نوازی کا ذکر یوں ملتا ہے۔ مالک بن ابی عامر کی ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابو محمد! تم اس یمانی شخص یعنی ابو ہریرہ کو نہیں دیکھتے کہ یہ تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ ان کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور ہم لوگ کئی کئی گھر والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن میں کبھی صبح اور کبھی شام آیا کرتے تھے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب ما جاء فی صفة اوانی الحصوض حدیث نمبر 3846)

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کھانے کی کوئی چیز آتی، تحفہ وغیرہ آتا تو آپ ان لوگوں کو پہلے بلا لیا کرتے جو مستقل وہاں پڑے ہوئے تھے۔

پھر آپؐ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ مہمان کو کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے جس سے مہمان کو یہ خیال پیدا ہو کہ آپؐ کی میرے کھانے پر نظر ہے تاکہ وہ کبھی سبکی محسوس نہ کرے، شرمندگی محسوس نہ کرے۔ بلکہ بعض دفعہ یہ ہوتا کہ اگر مہمان کے ساتھ کھانا کھا رہے ہوتے تو آہستہ آہستہ آپ خود بھی کھاتے رہتے تاکہ مہمان کسی شرمندگی کے بغیر کھاتا رہے۔ لیکن بعض دفعہ یوں بھی ہوا کہ کوئی کافر مہمان ہوا اور ضرورت سے زیادہ خوش خوراکی کا مظاہرہ کیا لیکن آپ نے اظہار نہیں ہونے دیا اور جتنی اس کی خواہش تھی، جتنا وہ پیٹ بھر سکتا تھا اس کے مطابق اس کو خوراک مہیا کی۔

ایک واقعہ یوں بیان ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان بنا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ صبح اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کے لئے ارشاد فرمایا جو اس نے پی لیا۔ پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابة)

تو اس وقت جب وہ کافر تھا، مہمان تو بہرحال تھا اس کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ کھانا مفت مل رہا ہے تو اتنا تو نہ کھاؤ کہ تمہارا پیٹ خراب ہو جائے۔ لیکن اگلے دن جب وہ آپؐ کے سلوک کی وجہ سے خود ہی مسلمان ہو گیا، اس نے اسلام قبول کر لیا تو اس کو خود بھی پتہ لگ گیا کہ زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا ہی نہیں ہوتا۔ ایک رات میں ہی اس نیک فطرت کو احساس بہرحال ہو گیا اور ایک رات میں ہی آپؐ کی قوت قدسی کی وجہ سے، آپؐ کے حسن سلوک کی وجہ سے، مہمان نوازی کی وجہ سے، ایک تو اس کو اسلام کے نور سے منور ہونے کی توفیق مل گئی اور پھر زندگی کے مقصد کا پتہ چل گیا۔ اور پھر اس وقت جو خوراک لی وہ ایک مومن کی خوراک تھی۔

اسی طرح کے ایک واقعہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں ذکر فرماتے ہیں کہ:

'' ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا۔کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔حضرت نے اس کی بہت تواضع وخاطر داری کی۔وہ بہت بھوکا تھا۔حضرت نے اس کو خوب کھلایا کہ اس کا پیٹ بہت بھر گیا۔ رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی۔جب وہ سو گیا تو اس کو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا''۔(اس بیچارے کا پیٹ خراب ہوگیا)'' اور رضائی میں ہی کر دیا۔جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھ کر کراہت کریں گے۔شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا۔جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے''۔حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تا کہ میں صاف کروں۔لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ہم جو حاضر ہیں، ہم صاف کر دیں گے۔حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا، اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھ کر پانی منگوا کر خود ہی صاف کرنے لگے۔وہ عیسائی جب ایک کوس نکل گیا تو اس کو یاد آیا کہ اس کے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہوں۔اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اس کے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہیں۔اس کو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو میں کبھی اس کو نہ دھوتا۔اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس میں اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔پھر وہ مسلمان ہوگیا۔(ملفوظات جلد 3 صفحہ370-371 جدید ایڈیشن)

دیکھیں کیا کیا مثالیں ہیں جو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے میں دکھائیں۔ پھر جب کثرت سے وفود آنے لگے تو ان کی مہمان نوازی کا بھی آپؐ اہتمام فرماتے تھے۔اس طرح کہ ایک وفد کو آپؐ نے انصار کے سپرد کیا اور فرمایا ان کا خیال رکھنا اور اچھی طرح مہمان نوازی کرنا اور پھر اگلے دن اس وفد کے افراد سے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں نے تمہاری صحیح طرح مہمان نوازی کی ہے؟ سب نے کہا کہ واقعی انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا ہے اور بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔انہوں نے ہمارے لئے عمدہ کھانے کا انتظام کیا اور ہمارے لئے نرم بستر بچھائے پھر ہمیں قرآن وسنت کی باتیں بھی سکھائیں۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

تو جیسا کہ پہلے حدیث میں ذکر آ چکا ہے کہ آپ مہمانوں کی ظاہری مہمان نوازی کے ساتھ ان کی روحانی تربیت کی طرف بھی توجہ دیا کرتے تھے۔اور یہی کچھ آپؐ نے صحابہ کو سکھایا تھا۔جیسا کہ اس میں ذکر آتا ہے کہ صبح نماز کے وقت آپؐ نے نماز کے لئے جگایا۔تو اسی اسوہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ بھی اپنے مہمانوں کی مادی اور روحانی دونوں غذاؤں کا خیال رکھا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے ایک وفد کی خود مہمان نوازی اپنے ہاتھوں سے کی۔صرف اس لئے کہ فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں جب مجبور اور مظلوم مسلمانوں پر مکّہ میں زیادتیاں ہو رہی تھیں تو ان کے ہم قوموں نے اس وقت مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا۔غرض ہر موقع پر آپؐ اس تلاش میں ہوتے تھے کہ کس طرح مہمان کی خدمت کا موقع ہاتھ آئے اور یہی نصیحت آپ صحابہ کو فرمایا کرتے تھے۔اپنے عمل کے ساتھ اپنی امت کو بھی یہی اسلوب آپؐ نے سکھائے اور نصیحت فرمائی، ترغیب دلوائی۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان جس کے گھر مہمان آیا ہو اعزاز و تکریم کے ارادے سے، اس نیت سے کہ اس نے مہمان کو عزت دینی ہے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے کے لئے آئے۔تو الوداع کہنے کے لئے باہر چھوڑنے کے لئے آپؐ باہر دروازے تک آیا کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

تو مہمان نوازی بھی ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مہمان کا جائز حق ادا کرو۔اور جائز حق کے بارے میں فرمایا کہ کم از کم ایک دن اور رات کی مہمان نوازی ہے۔ویسے تو فرمایا کہ تین دن کی مہمان نوازی ہے۔

پھر آپ کے اس اُسوہ اور نصیحتوں کا یہ اثر تھا کہ صحابہ نے، مردوں نے بھی، عورتوں نے بھی اپنے اور اپنے بچوں کے پیٹ کاٹ کر، بھوکا رہ کر اور بچوں کو بھوکا رکھ کر اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کے حق ادا کئے۔اور اسی طرح کی ایک اعلیٰ مثال روایت میں یوں ملتی ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ایک انصاری نے عرض کیا حضور! میں انتظام کرتا ہوں۔چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔انصاری نے کہا اچھا تم کھانا تیار کرو۔پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر، بہلا کر سلا دو۔چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا سلا دیا۔روتے روتے سو گئے۔پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمانوں کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ بھوکے سو رہے۔صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔یعنی وہ آیت نازل ہوئی کہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص اور مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔تو دیکھیں کہ کس قدر خوبصورت معیار ہیں مہمان نوازی کے جو صحابہ نے قائم کئے۔

پھر اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی کس طرح مہمان نوازی کے معیار قائم کئے اور اس ضمن میں جماعت کو نصیحت بھی فرمائی۔اس کی کچھ جھلکیاں میں دکھاتا ہوں۔

حضورؑ نے ایک جماعت کو خطاب کر کے فرمایا:

'' میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے''۔یعنی سخت الفاظ بھی استعمال کرے'' کیونکہ وہ مریدوں میں تو داخل نہیں ہے''۔اگر غیر آتا ہے تو'' ہمارا کیا حق ہے کہ اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مریدوں سے چاہتے ہیں۔یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے بات کریں''۔فرمایا کہ'' پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔مَیں سمجھتا ہوں کہ مہمان کو اگر ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے''۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ79-80جدید ایڈیشن)

یعنی اگر مہمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو گناہ ہے۔کیونکہ ایسے لوگ جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے، ایک تو وہ احمدی نہیں، اس لحاظ سے بھی نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ویسے بھی مہمان ہیں اس لحاظ سے بھی نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ احمدیوں کو بعض اصولوں کا پتہ ہوتا ہے۔اس لحاظ سے یہ نہیں کہ اگر احمدی ہے تو ضرور سختی سے پیش آیا جائے۔مہمان احمدی بھی ہے لیکن بعض اصول و قواعد جماعت کے ہیں، جماعت کی روایات ہیں۔ایک غیر کو تو پتہ نہیں، ایک احمدی کو پتہ ہوتا ہے۔تو اس لحاظ سے آپ نے فرمایا کہ مہمان ہونے کی حیثیت سے بھی اور غیر ہونے کی حیثیت سے بھی اس کا تم زیادہ احترام کرو۔

پھر ایک اور روایت ملتی ہے کہ:'' اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان نوازی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں۔جن لوگوں کو کثرت سے آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو (خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ داخل ہو) ذرا سی بھی تکلیف حضور کو بے چین کر دیتی ہے۔مخلصین احباب کے لئے تو اور بھی آپ کی روح میں جوش اور شفقت ہوتا ہے۔اس امر کے اظہار کے لئے ہم ذیل کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں''۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ'' میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔آج انہوں نے رخصت چاہی جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ: آپ جا کر کیا کریں گے،۔یہاں ہی رہیے، اکٹھے چلیں گے۔آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے۔اگر کوئی تکلیف ہو تو بتلا دو اس کا انتظام کر دیا جاوے گا''۔پھر اس کے بعد آپؑ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (عملے کو) نہ ہو۔اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گناہگار ہے۔ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

ہے۔ پھر حضورؑ نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا کہ ان کا خیال رکھیں‘‘۔(ملفوظات جلد 4صفحہ 79-80جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک دفعہ آسام سے کچھ مہمان آئے اور جب لنگر خانہ میں آ کے اترے تو لنگر خانہ کے عملے کے رویّہ کی وجہ سے ناراض ہو کر اسی طرح اسی ٹانگے پہ بیٹھ کے واپس چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب پتہ لگا تو آپؑ بڑے ناراض ہوئے کہ کیوں ایسی صورت پیدا ہوئی۔ اور فوری طور پر اس طرح کہ جوتے پہننا بھی مشکل تھا جلدی جلدی جوتے پہنے اور ان کے پیچھے تیز تیز قدموں سے گئے حالانکہ وہ تانگے پر تھے دور نکل چکے تھے لیکن آپؑ پیدل ان کے پیچھے پیچھے گئے اور روایت میں آتا ہے کہ نہر پہ پہنچ کے آپ نے ان کو وہاں روک لیا اور پھر ان کو واپس لے کر آئے۔ پھر مہمانوں کو کہا کہ آپ ٹانگے پر بیٹھ کر چلیں مَیں پیدل چلتا ہوں۔ بہر حال اس خُلق کو دیکھ کر مہمان بھی شرمندہ تھے۔ وہ شرمندگی سے کہیں، نہیں حضور ہم تو نہیں بیٹھیں گے ساتھ ہی چلے۔ پھر بہر حال واپس قادیان آئے، لنگر میں آ کے آپؑ نے خود سامان اتارنے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن کیونکہ کارکنان کو شرمندگی کا احساس تھا انہوں نے فوری طور پر آگے بڑھ کر سامان اتارا۔ تو پھر ان لوگوں کی خوراک کے بارے میں کیونکہ یہ آسام کے لوگ تھے خاص خوراک کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتظام فرمایا۔

ایک روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے (طشتری اٹھائے ہوئے، ٹرے اٹھائے ہوئے) میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے مَیں پانی لاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء اور پیشوا ہو کر ہمارے لئے یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

پھر ایک دفعہ جب مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے بستر بہت کم ہو گئے تو اپنے گھر میں جو آخری رضائی تھی وہ بھی مہمانوں کو دے دی اور خود ساری رات تکلیف میں گزاری تا کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو۔ پھر ایک دفعہ مہمان نوازی کے بارے میں ذکر ہوا تو فرمایا کہ:

’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے لئے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ292جدید ایڈیشن)

ایک دفعہ آپ نے جب مہمان بہت سارے آئے ہوئے تھے میاں نجم الدین صاحب کو لنگر خانے کے انچارج تھے، فرمایا، تاکید کی کہ: ’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا احسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو‘‘۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ492جدید ایڈیشن)

تو دیکھیں کس طرح مہمانوں کی خدمت کی نصیحت فرمائی۔ خدا کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حسن ظن جو آپؑ نے اپنے کارکنوں اور مہمان نوازی کرنے والوں سے اس وقت بھی کیا تھا آج بھی وہ قائم رہے اور ہمیشہ قائم رہے۔ یہ اُسوہ حسنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کا ہمارے سامنے رکھا اور جس طرح آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو اس طرف توجہ دلائی، اپنی امت کو اس طرف توجہ دلائی اور جس کی مثالیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قائم فرمائیں یہ اس لئے ہیں کہ ہم بھی اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کے اُسی طرح حق ادا کرنے والے ہوں۔ اسی طرح جو ہمارے سامنے مثالیں جو قائم کی گئی تھیں۔

اگلے جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ باہر سے مہمان ہمیشہ آتے ہیں۔ اب بھی انشاء اللہ آئیں گے۔ U.K. سے مختلف جگہوں سے بھی آئیں گے۔ بلکہ بیرونی ممالک کے اکثر مہمان تو آنے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ بہت سے ہیں جو اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرے ہوں گے۔ جو تو قریبی عزیز ہیں وہ تو اپنے مہمانوں کی، والدین کی، بھائیوں کی خدمت کرتے ہیں اور کرنی چاہئے۔ مہمان نوازی کے حق ادا کرنے چاہئیں۔ دور سے لوگ آتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہے کہ کوئی واقف کار یا عزیز یا کسی تعارف کی وجہ سے وہ کسی کے گھر ٹھہر گیا ہے تو ہمیشہ کی طرح اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ان کی مہمان نوازی کے پورے حق ادا کریں۔ اور اس طرح بعض لوگ ہیں جو جماعتی انتظام کے تحت ٹھہرے ہوئے ہیں اور جماعت کا جو انتظام ہے یہ عارضی کارکنان کے سپرد ہوتا ہے۔ اس لئے بعض دفعہ یوں بھی ہو جاتا ہے کہ نئے آنے والے اور ناتجربہ کار معاونین (کیونکہ نئے شامل ہوتے رہتے ہیں، بعض دفعہ ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں)۔ وہ مہمان نوازی کے حق کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے اُن پر بھی منتظمین کی نظر رہنی چاہئے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو مہمان کی دل آزاری کا باعث ہو، اس کی کسی تکلیف کا باعث ہو۔ اور جو اپنے گھروں میں مہمان رکھنے والے ہیں وہ بھی اور جماعتی انتظام کے تحت جو مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی مہمان کے لئے تکلیف کا یا دل دکھانے کا باعث بنے۔ برطانیہ کے مقامی لوگ جو جلسے پر آئیں گے دو تین دن کے لئے ٹھہریں گے۔ جلسہ سننے کے بعد چلے جائیں گے۔ لیکن باہر سے آنے والے جو خرچ کر کے آتے ہیں ان میں سے بہت سارے ایسے ہیں جن کو بڑی مشکل سے ویزے ملے اور خرچ کر کے آتے ہیں۔ اس لئے کم از کم پندرہ دن تو ان کو ٹھہرنے کا حق ہے اور پندرہ دن ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہئے اور کی جاتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ جو گھروں میں ٹھہرے ہوتے ہیں اگر ان کو دقت ہو کہ اتنا لمبا عرصہ مہمان نوازی نہیں کر سکتے تو ان کو چاہئے کہ جماعتی انتظام کے تحت پھر ان کو جماعت کے سپرد کر دیں تا کہ پندرہ دن تک مہمان نوازی کی جا سکے۔

امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام کارکنان جلسے کے انتظامات میں پوری دلچسپی سے حصہ لیں گے۔ اور مہمانوں کے حق بھی ادا کریں گے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حسن ظن ہے۔ یہ حسن ظن ہمیشہ جماعت کے کارکنان کا ایک نشان بنا رہے گا۔ اس دفعہ کیونکہ جلسہ کہیں اور ہونا ہے، دو جگہ کی تقسیم کی وجہ سے کچھ مہمان ایک جگہ ٹھہریں گے کچھ مہمان دوسری جگہ ٹھہریں گے۔ بعض شعبوں پر زیادہ ذمہ داریاں پڑ جائیں گی تو اس لئے بھی اپنے آپ کو، کارکنوں کو ذہنی طور پر تیار کرنا چاہئے کہ اس دفعہ ڈیوٹیاں زیادہ توجہ سے دینی ہوں گی۔ اور ہو سکتا ہے زیادہ وقت کے لئے دینی پڑیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر آنے والے ان مہمانوں کی صحیح طرح مہمان نوازی کر سکیں۔ اللہ سب کو توفیق دے۔

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar
Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ : دورہ کینیڈا حضور انور از صفحہ نمبر 16

میں زیادہ خدام کوشامل کریں۔

مہتمم صنعت وتجارت کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیااور ہدایات سےنوازا۔

مہتمم تربیت برائے نو مبائعین سے حضور انور نے نو مبائعین کی تعداداور ان سے رابطوں اور ان کی تربیت کے بارہ میں تفصیل سے جائزہ لیااور اس سلسلہ میں ہدایات دیں۔حضور انور نے فرمایا جن سے ابھی آپ کے رابطے نہیں ہوئے ان سے رابطے بحال کریں اور ان کو باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

مہتمم تربیت کوحضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن خدام سے آپ کا رابطہ اور تعلق نہیں ہے ان سے رابطہ کرنے کے لئے پلان بنائیں۔فرمایاان خدام کا data اکٹھا کریں جومسجد نہیں آتے اور رابطہ نہیں رکھتے۔فرمایااس طرح خدام کواپنے قریب کرکے ساتھ ملائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ خدام کومسجد میں لانے کے لئے Attraction مہیا کریں۔اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ ملک میں کل ۶۰ جماعتیں ہیں اور چالیس میں باقاعدہ جماعتی سنٹرز موجود ہیں۔جہاں کھیلوں وغیرہ کے پروگرام رکھے جاتے ہیں۔

مہتمم تعلیم کو حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ پاکستان کا جوسلیبس ہے وہ منگوا کراس کا انگریزی ترجمہ کریں اور پھراس پرعمل کریں۔

مہتمم عمومی کوحضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جہاں ہمارے سنٹرز اور مساجد ہیں وہاں جمعہ کی نماز وغیرہ میں حفاظت کی ڈیوٹیاں ہونی چاہئیں۔

مہتمم اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کے ماہانہ رسالہ کے علاوہ مختلف امور پر اخبارات کو ۹۰ خطوط لکھے گئے جن میں سے چالیس خطوط شائع ہوئے۔اس طرح ہم اسلام پر اعتراضات کا میڈیا میں جواب دے رہے ہیں۔

حضور انور نے خدام کے چندوں اور بجٹ کا بھی جائزہ لیا۔حضو رانور نے خدام کے تبلیغی پروگراموں کا بھیجائزہ لیااور اس بارہ میں شعبہ تبلیغ کو ہدایات دیں۔مہتمم امورطلبا کوحضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سکول، کالجز اور یونیورسٹی میں جانے والے خدام کی باقاعدہ آپ کے پاس لسٹیں ہونی چاہئیں۔فرمایااس کوآرگنائز کریں۔حضور انور نے مہتمم وقارعمل کو مساجد/مشن ہاؤسز کی صفائی کی طرف توجہ دلائی۔

مہتمم تحریک جدیدکوحضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو خدام اس وقت چندہ تحریک جدید دے رہے ہیں آپ ان کی تعدادکو دوگنا کرسکتے ہیں۔اس طرف توجہ دیں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یوایس اے کے تمام ممبران موصی ہیں۔اس پر حضور انور نے اظہارخوشنودی فرمایا۔

حضور انور نے مہتمم تعلیم کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات سےنوازا۔مہتمم تعلیم نے بتایا کہ ہمارے خدام میں سے پچاس فیصد طلباء ہیں۔حضور انور ان کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے خطبات طلباء کے لئے گائیڈنیس ہیں۔

آخر پرحضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کوفرمایا کہ اپنی مجالس میں تبلیغ کے لئے گروپس بنائیں جوشہروں سے باہر دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے جائیں۔نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بج کر ۲۵ منٹ پرختم ہوئی۔

اس کے بعد حضو رانور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہروعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعدحضورانوراپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا ، لوکل مجلس عاملہ وینکوور،مبلغین سلسلہ کینیڈا اور مبلغین سلسلہ USA کے ساتھ میٹنگ

چار بجے سہ پہر نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا، لوکل مجلس عاملہ جماعت وینکوور، مبلغین سلسلہ کینیڈا و مبلغین سلسلہ یوایس اے کی ایک اجتماعی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہوئی۔حضور انور نے بعض اہم امور کا ذکر کر کےتوجہ دلائی اور ضروری نصائح فرمائیں۔

چار بج کر ۳۵ منٹ پر مبلغین سلسلہ یوایس اے کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ منعقد ہوئی۔حضور انور نے باری باری تمام مبلغین سے اُنکے علاقوں، جماعتوں اور ان کی روزمرّہ کی مصروفیات،کام اور پروگراموں کے بارہ میں تفصیل سے دریافت فرمایا۔تبلیغی پروگراموں اوراحباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے پروگراموں کا جائزہ لے کراس بارہ میں مبلغین کوتفصیلی ہدایات دیں۔

حضور انور نے گزشتہ دس سالوں کےنو مبائعین اور ان سے رابطوں کا جائزہ لیا۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بیعت کرتے ہیں مبلغین ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔فرمایا یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وقتی طور پر جو جوش ہوتا ہےاور ماحول کا اثر ہوتا ہےاس میں تونئے آنے والے سے رابطہ رہااور بعد میں بھول گئے۔فرمایا۔مبلغین کا کام ہے کہ دعاؤں کے ساتھ ان کوسنبھالیں اوراپنے نوافل ان لوگوں کے لئے رکھ لیا کریں۔فرمایااگر مبلغین کا رویّہ اچھا ہو،اچھا نمونہ اور رابطہ ہوتو بہت سے لوگ رہ جاتے ہیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جولوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان سب سے رابطہ کریں۔انفرادی رابطے کریں ان کے گھروں میں جائیں،ان سےملیں۔اس طرح ان کواپنے ساتھ ملائیں۔

تبلیغ کے ضمن میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام،انصاراورلجنہ کومشورہ دیں کہ وہ اپنی ٹیمیں بنائیں اور شہروں سے باہرنکل کرچھوٹی جگہوں پر جائیں،دیہاتوں میں جائیں اور وہاں تبلیغی رابطے کریں۔فرمایابوڑھے لوگوں سے رابطہ کریں۔اور ان کوتبلیغ کریں۔فرمایا: جوچھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں وہاں تبلیغی رابطے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے صرف Table Talk کافی نہیں بلکہ بعد میں مسلسل رابطہ رہنا چاہئے۔

حضور نےمبلغین سے مساجد میں نمازوں کی حاضری اور جماعتوں میں ان کے دوروں کا بھی جائزہ لیا۔اوراس بارہ میں ہدایات دیں۔حضور انور نے نماز جمعہ کے بارہ میں ہدایت دی کہ اپنے ریجن کی جماعتوں میں باری باری نماز جمعہ ادا کریں۔

حضور انور نے مبلغین کومطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایادوسری کتب کے مطالعہ کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ضرور آپ کے زیرمطالعہ رہنی چاہئیں۔

حضورانور نے ایم ٹی اے کا بھی جائزہ لیا کہ کتنے فیصد احباب اس سے استفادہ کررہے ہیں۔اس بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ جولوگ مسجد نہیں آتے،جہاں ان کے گھروں کے وزٹ کرکے ان کو مسجد میں لانے کی کوشش کریں وہاں یہ بھی کوشش کریں کہ ان کے بیوی بچے آجایا کریں۔فرمایاان میں یہ روح پیدا کریں کہ کم ازکم مہینہ میں دوتین دفعہ ضرور مسجد آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مبلغین کوسوچنا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالنے ہیں۔فرمایا جواحمدی عمر رسیدہ ہیں اور فارغ ہیں ان کوتبلیغ کے کام پرلگائیں اور باقاعدہ انتظام کے تحت چھوٹے شہروں میں بھجوائیں۔

حضور نے فرمایا:عورتوں میں مذہبی رجحان مردوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔جوعورتیں فارغ ہیں وہ عورتوں سے رابطے کریں اور انہیں تبلیغ کریں۔فرمایا بہرحال نئی راہیں سوچیں،راہیں تلاش کریں۔سب جگہ ایک تعارف جماعت کا ہوجانا چاہئے۔

حضورانورایدہ اللہ نے مختلف انتظامی امور کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔مبلغین کے ساتھ یہ میٹنگ پونے چھ بجے تک جاری رہی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب USA نے حضور انور کے ساتھ دفتری ملاقات کی۔

کمپیوٹر ٹیم USA کے ساتھ میٹنگ

چھ بجے ''کمپیوٹر ٹیم USA '' کے ممبران کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ انہوں نے مختلف انتظامی امور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات لیں۔

حضور انور نے ممبران کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی ٹیلی کانفرنس یا ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ اتنی زیادہ میٹنگز نہ ہوں کہ ممبران گھر میں ہی بیٹھ رہیں۔وقفہ سے بعض میٹنگز ایک جگہ اکٹھے ہوکربھی ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے ان کو افریقہ اور بعض دوسرے غریب مما لک میں کام کرنے سے متعلق بھی تفصیلی ہدایات دیں۔چھ بج کرچالیس منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

ہیومینیٹی فرسٹ USA کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد 'ہیومینٹی فرسٹ۔ یو ایس اے' کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے چیئرمین نے انڈونیشیا، گیانا اور لائبیریا میں اپنے کام کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔حضور انور نے کام کووسعت دینے کے بارہ میں ان کوتفصیل سے ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔حضور انور نے فرمایا کہ لائبیریا میں یہ جائزہ لیں کہ آپ کس طرح احمدی کسانوں کی مدد کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہوجائیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے انڈونیشیا میں جوکام شروع کیا ہوا ہےاس کوجلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

انجینئرز اورآرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد'احمدی انجینئر ز اینڈ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کینیڈا' کی حضو رانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔اس میٹنگ میں انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کینیڈا کے ۴۵ ممبران حاضر تھے۔حضور انور نے ایک صاحب کوغانا اور بورکینا فاسوبھجوانے کی ہدایت فرمائی تاکہ وہاں جاکرکنویں کھودنے کے کام کا جائزہ لے سکیں۔

حضورانور نے پانچ انجینئرز کے ایک گروپ کوگیمبیا، غانا، بورکینا فاسو،بینن اور نائیجیریا بھجوانے کا ارشادفرمایا۔اورفرمایاوہاں جاکر مساجداور مشن ہاؤسز نیز دوسرے جماعتی کاموں کے لئے عمارتوں وغیرہ کی تعمیر کے کام کا جائزہ لیں۔نیزفرمایاایسی ہی ایک ٹیم تینوں ایسٹ افریقن ممالک کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا بھجوائیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ سارا کام یورپین چیپٹر کے ساتھ Co-Ordination کرکے کریں۔یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

اس میٹنگ کے اختتام پر ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہیں۔کینیڈا کی جماعتوں ،ویسٹن نارتھ ، ویسٹن ساؤتھ ،پیس ویلج ، Mississauga,Vaughan، بریمپٹن، مالٹن، سکاربرواور Brantford کے علاوہ امریکہ ،ٹرینیڈاڈ ، ساؤتھ افریقہ اور UAE سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔اس روز ۵۸ فیملیز کے ۲۷۷ /افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعدحضورانوراپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

۲۸/جون ۲۰۰۵ء بروزمنگل:

صبح چار بج کر ۴۵ منٹ پرنماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد ساڑھے دس بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے دو بجے تک جاری رہیں۔آج کینیڈا کی دس جماعتوں ٹورانٹو، Peace Village، Brampton، Mississauga,Vaughan,Weston North, Malton, Durham,Toronto East اور نیوفاؤنڈلینڈ کے علاوہ پاکستان، امریکہ اورٹرینیڈاڈ سے آنے والی فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔اس طرح کل ۶۰ فیملیز کے 321 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں ظہروعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Ahmadiyya Abode of Peace میں مکرم سیّد طارق احمد شاہ صاحب کے ہاں دوپہر کے کھانے پرتشریف لے گئے۔مکرم سیّد طارق احمد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے برادر نسبتی اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کے چھوٹے بھائی ہیں۔ Ahmadiyya Abode of Peace کی چودہ منازل ہیں اوراس میں 166 اپارٹمنٹس ہیں اور 160 احمدی خاندان آباد ہیں۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو احباب جماعت نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچے اور بچیاں استقبالیہ گیت پڑھ رہے تھے۔ اس عمارت کو جھنڈیوں اور محرابی دروازوں سے سجایا گیا تھا۔عمارت کے باہر بیرونی ایریا میں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔جبکہ چودہ منازل تک عمارت کی بالکونیوں میں مختلف فیملیز کھڑی اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کوخوش آمدید کہہ رہی تھیں اور تصاویر بھی کھینچ رہی تھیں اور ویڈیو بھی بنا رہی تھیں۔ ایک ساتھ زمین سے بھی اور پھر مختلف بلندیوں سے حضور انور کے استقبال کا نظارہ اپنی نوعیت کا منفرد نظارہ تھا۔

حضور انور نے شام ساڑھے آٹھ بجے تک یہاں قیام فرمایا۔اس دوران حضور انور صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ سلّمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت مصلح موعودؓ کے گھر بھی کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور انور کے ساتھ آنے والے وفد کے ممبران کے کھانے کا انتظام سیّد طارق شاہ صاحب نے اپنے گھر کے بالمقابل محمد اسحاق خان صاحب کے گھر کیا ہوا تھا۔یہاں سے گزرتے ہوئے حضور انور چند منٹوں کے لئے اسحاق صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔اسی طرح مکرم سید حلمی الشافعی صاحب مرحوم کی بیٹی اور داماد کے گھر بھی تشریف لے گئے۔جب حضور انور آٹھویں منزل سے پانچویں منزل

پر صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ کے گھر تشریف لے جا رہے تھے تو لفٹ (Alevator) کے پاس بہت ساری بچیاں جمع ہو کر نغمات پڑھ رہی تھیں۔ خواتین بھی جمع ہو گئیں تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

شام ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر پونے نو بجے حضور انور احمدیہ پیس ویلج میں اپنی رہائشگاہ پر پہنچے جہاں حضور انور نے احمدیہ پیس ویلج کی مختلف گلیوں میں پیدل سیر کی۔ اس دوران اس بستی کے مکین اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ بعض فیملیز اپنی بالکونیوں میں کھڑی ہو گئیں۔ جب حضور انور ان کے گھروں کے سامنے سے گزرتے تو وہ ہاتھ لا کر حضور انور کو السلام علیکم کہتیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد سوا نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لائے۔

9:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

۲۹؍جون ۲۰۰۵ء بروز بدھ :

صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ گیارہ بجے حضو رانور مکرم انیس احمد خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے گھر کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔

1:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ڈرہم کا سفر اور بیت المھدی کا معائنہ

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے ڈرہم (Durham) شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ڈرہم پہنچے۔ جہاں ڈرہم جماعت کے احباب مرد و خواتین، بچوں بوڑھوں نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ مجلس عاملہ ڈرہم کے ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ڈرھم ریجن میں پکرنگ کے علاقہ میں جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک بہت خوبصورت اور وسیع عمارت عطا ہوئی ہے۔ یہ عمارت ایک محل نما ہے اور بہت دیدہ زیب ہے۔ مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈرہم کی فیملی نے یہ عمارت اکتوبر ۲۰۰۴ء میں نو (۹) لاکھ ڈالر میں خرید کر جماعت کو عطیہ کے طور پر پیش کی ہے۔

قریباً ۱۸؍ایکڑ کا قطعہ زمین ہے جس میں ۱۳ ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ ہالینڈ سے آنے والے ایک شخص Frank Van Lieshoot (فرینک فان لی شُوٹ) نے یہ عمارت تعمیر کی۔ یہ شخص معمار پیشہ تھا۔ اسے بچپن سے محل بنانے کا شوق تھا۔ اس نے ۱۸؍ایکڑ کے اس قطعہ زمین پر یہ محل نما عمارت جون ۱۹۸۵ء میں تعمیر کرنی شروع کی اور اس کی تعمیر ۵ سال میں مکمل ہوئی جو ہالینڈ کے ایک محل کی طرز پر ہے۔

عمارت کا سامنے کا مین گیٹ مرکزی ہال میں کھلتا ہے جو ۱۲۰۰ مربع فٹ ہے اس ہال سے پانچ کمروں میں دروازے کھلتے ہیں۔ اس ہال کا بلکہ ساری عمارت کا رُخ قبلہ رُخ ہے۔ اس ہال کو مردوں کے لئے نماز اور میٹنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس عمارت کا Living Room عورتوں کے لئے نماز اور میٹنگ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ۱۵۰؍افراد کی گنجائش ہے۔ اس عمارت میں کل ۱۷ کمرے ہیں۔ ایک سوئمنگ پول بھی ہے۔ ایک بڑا کچن اور واش رومز وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

اس محل نما عمارت کی دیواریں ۱۹؍انچ موٹی ہیں۔ کھڑکیوں کے شیشے کا ڈیزائن ایسا ہے کہ اندر سے حرارت باہر خارج نہیں ہوتی۔ تازہ ہوا عمارت میں لانے کے لئے خاص ڈیزائن اختیار کیا گیا۔ عمارت کا ایک کمرہ مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ عمارت کی آرائش کے لئے Custom Trim استعمال کیا گیا ہے۔ لکڑی اور چمڑے کا نہایت مہارت سے ایسا استعمال کیا گیا ہے کہ عمارت کا اندرونہ بہت ہی خوبصورت ہو گیا ہے۔ اس عمارت میں چھ گیراج ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اس عمارت کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا۔ مقامی جماعت نے ایک چھوٹے سے حصہ میں ٹماٹر، مرچ، کوکمبر اور مکئی کے پودے لگائے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے یہ پودے دیکھے اور اس ۱۸؍ایکڑ زمین کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے آڑو (Peach) کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ نماز والا ہال دیکھتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو محراب والا حصہ ہے وہاں محراب کا کوئی نشان بنا دیں۔

حضور انور عمارت کے اس کمرہ میں بھی تشریف لے گئے جو مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ مقامی جماعت نے اس موقع پر حضور انور اور آنے والے تمام مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے چائے نوش فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور باہر تشریف لائے تو بچیاں کورس کی شکل میں خیر مقدمی، دعائیہ نغمات پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور سب کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے علاوہ اس موقع پر موجود تین صد سے زائد بچوں اور بچیوں کو بھی حضور انور نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ حضور انور نے بعض بڑی بچیوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔ بچیاں اپنی ماؤں کے پاس کھڑی تھیں جب کہ بچے اپنے باپوں کے ساتھ تھے حضور انور نے خود ایک ایک کے پاس پہنچ کر چاکلیٹ دیں۔

اس کے بعد مجلس عاملہ ڈرھم کے ممبران اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فرمایا کہ اس سنٹر کا نام "بیت المھدی" ہوگا۔

یہاں سے ساڑھے سات بجے حضور انور واپس پیس ویلج کے لئے روانہ ہوئے اور سوا آٹھ بجے پیس ویلج پہنچے اور پیدل سیر فرمائی۔ دوران سیر حضور انور صدر جماعت پیس ویلج ملک خالد محمود صاحب کے گھر بھی کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔ سارا پیس ویلج دلہن کی طرح سجا ہوا ہے۔ رات کو رنگ برنگی روشنیوں میں یہ سارا علاقہ جگمگاتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب بھی حضور انور پیدل سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں تو ان گھروں کے مکین حضور انور کے انتظار میں گھروں سے باہر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بڑے سبھی ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہتے ہیں اور اپنی اس سعادت اور خوش نصیبی پر خوش ہوتے ہیں کہ ان کا پیارا آقا اپنے خدام میں اس طرح گھوم رہا ہے کہ وہ بار بار انتہائی قریب سے حضور انور کا دیدار کرتے ہیں۔ تصاویر بھی کھینچتے ہیں اور ویڈیو بھی بناتے ہیں۔

۹:۳۰ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرمہ رضیہ بشریٰ حنیف صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ میاں محمد حنیف صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی اہلیہ تھیں اور عزیزم عرفان احمد صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تربیت کی والدہ محترمہ تھیں، مرحومہ موصیہ تھیں۔ ایک روز قبل دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئیں تھیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری کی نواسی تھیں۔ مرحومہ دعا گو، خلافت سے محبت رکھنے والی خاتون اور مثالی داعی الی اللہ تھیں۔ ان کے ذریعہ ۲۶؍افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مرحومہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور میں دس سال تک صدر لجنہ کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔

اس حاضر جنازہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دس مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(1) مکرم شیخ سفرالدین صاحب (سابق امیر سُندربَن۔ بنگلہ دیش) آپ نے مؤرخہ 7 دسمبر 2004 کو 80 سال کی عمر میں وفات پائی۔ (2) مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل) 3 دسمبر 2004ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری اشاعت رہے۔ (3) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی) آپ نے مورخہ 15؍مارچ 2005ء کو ربوہ میں وفات پائی (4) مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب (سابق امیر ضلع فیصل آباد) (5) مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ (اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب) آپ نے 28 سال کی عمر میں فرینکفورٹ جرمنی میں وفات پائی۔ (6) مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر۔ ربوہ) آپ مورخہ 14 مارچ 2005ء کو وفات پا گئے۔ (7) مکرم ملک عزیز احمد صاحب (آف دارالنصر غربی ربوہ) آپ مؤرخہ 17 مارچ 2005 کو وفات پا گئے۔ (8) مکرم میجر عبداللطیف صاحب (سابق نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور) آپ مؤرخہ 21 مارچ 2005ء کو سی ایم ایچ لاہور میں وفات پا گئے۔ (9) مکرم قاضی محمد شفیق صاحب (صدر جماعت احمدیہ رسالپور ضلع نوشہرہ)۔ آپ 18 فروری 2005 کو ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ (10) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم) آف دارالرحمت غربی ربوہ مؤرخہ 15 فروری 2005 کو بعمر 86 سال وفات پا گئیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

30؍جون 2005ء بروز جمعرات:

صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق کینیڈا کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) کے سفر پر روانگی تھی۔ نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ پیس ویلج سے ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے جہاں سے گیارہ بجے ائر کینیڈا کی فلائٹ AC448 کے ذریعہ Ottawa روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز Ottawa کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا جہاں آٹوا کے صدر جماعت اور مبلغ سلسلہ کے ساتھ احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مکرمہ بی بی یاسمین صاحبہ اور مکرم مامون صاحب کے گھر تشریف لائے۔ ائرپورٹ سے ہی پولیس کی خصوصی گاڑیوں اور موٹر سائیکلز نے حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا۔ یہاں گھر میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ پرائم منسٹر کینیڈا R.H.Paul Martin سے ملنے کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ پولیس ایسکورٹ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ کو ایسے خاص راستوں سے لے کر گئی جن راستوں سے خاص مہمانوں کو لے جایا جاتا ہے۔

وزیر اعظم کینیڈا سے ملاقات

وزیر اعظم کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات پارلیمنٹ بلڈنگز کے سینٹر بلاک میں وزیر اعظم کے دفتر میں ہوئی۔ یہ ملاقات ڈیڑھ بجے دوپہر سے سوا دو بجے تک قریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔

میٹنگ کے شروع میں وزیر اعظم نے حضور انور کو آٹوا آنے پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ جماعت کے ساتھ لمبے عرصہ سے ان کے بہت ہی اچھے تعلقات ہیں اور دو دفعہ جلسہ سالانہ پر وزارت عظمیٰ سے پہلے آ کر تقریر بھی کر چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جماعت ایک پرامن جماعت ہے اور افراد جماعت قانون کے پابند شہری ہیں لیکن اس بارہ میں آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ یہ کس حد تک درست ہے؟ اس پر وزیر اعظم نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے معاشرہ پر بہت ہی نیک اثر ڈالا ہے۔ نیز ہمارے ملک میں اسلام کے بارہ میں جو جہالت پائی جاتی ہے اس پہلو سے جماعت احمدیہ اسلام کی مثبت تعلیم کے بارہ میں نہایت اچھے طریق پر لوگوں کو معلومات فراہم کر رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے معاشرہ میں صرف اسلام سے لاعلمی نہیں پائی جاتی بلکہ عمومی طور پر مذہب سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔ پرائم منسٹر نے سوالیہ انداز میں حضور انور کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر آپ وہ قانون پاس نہ کرتے جو آپ نے دو دن قبل پاس کیا ہے۔ حضور انور کا اشارہ ہم جنسوں کی آپس میں شادی کے قانون کی طرف تھا۔

اس کے بعد قریباً نصف گھنٹہ اسی موضوع پر بات ہوتی رہی۔ حضور انور نے بائبل، قرآن کریم اور تمام مذاہب کی تعلیم کے حوالہ سے اس قانون کو نامناسب قرار دیا اور بتایا کہ کس طرح گزشتہ زمانوں میں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی سزا نازل ہوئی۔

پرائم منسٹر صاحب نے تفصیل سے اپنا نکتہ نظر بیان کیا اور عدالتوں کے کردار اور ان کے فیصلوں کی وجہ سے اپنی مجبوریاں بیان کیں۔ نیز کہا کہ مَیں رومن کیتھولک عیسائی ہوں اور مَیں مذہبی طور پر اس بات کے حق میں نہیں لیکن مَیں ذاتی عقیدے کی بنا پر کوئی فیصلہ قوم پر نہیں ٹھونس سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں آپ کا نکتہ نظر اچھی طرح سمجھ گیا ہوں لیکن ایک مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے مَیں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا۔

پرائم منسٹر صاحب نے اقلیتوں کے تحفظ کی بات بھی کی۔ حضور انور نے فرمایا: ہمیں چونکہ کینیڈا سے محبت ہے اسی محبت کی وجہ سے ہم اپنے فکر کا اظہار کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے اس ملک کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ نیز فرمایا: اس اختلاف کی وجہ سے مجھے یہ تو حق ہے نا کہ مَیں کینیڈا کے اس غلط قانون کے خلاف دعا کرتا رہوں۔ جسے پرائم منسٹر نے خوب سراہا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے پرائم منسٹر کو ایک یادگاری شیلڈ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" بطور تحفہ پیش کی۔ آخر پر تصاویر اتاری

گئیں۔ پرائم منسٹر صاحب حضور انور کو دفتر سے باہر سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے۔

یہاں سے حضور انور پولیس ایسکورٹ میں روانہ ہوئے اور بی بی یاسمین صاحبہ کے گھر کچھ دیر قیام کرکے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ پھر یہاں سے سوا تین بجے آٹوا (Ottawa) کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کی طرف روانگی ہوئی۔ پولیس کا خصوصی اسکواڈ حضور انور کے ساتھ تھا۔ ائرپورٹ پر حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر قیام کے بعد جہاز پر سوار ہوئے۔ کینیڈا ائر لائن کی پرواز AL459 ساڑھے چار بجے ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا جہاز ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔

ائرپورٹ سے روانہ ہوکر چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ پیس ولیج پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد، عورتیں اور بچے حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ سبھی نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا اور خوشی ومسرت سے نعرے بلند کئے۔

چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

ساڑھے آٹھ بجے آمین کی تقریب ہوئی جس میں کینیڈا اور امریکہ کی 60 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری تمام بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ حضور انور نے بچیوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن کریم کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کریں۔

تقریب آمین کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت جماعت کینیڈا کے بیٹے عزیزم عثمان حلیم ڈوگر کی دعوت ولیمہ کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

یکم/جولائی 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور احمدیہ پیس ولیج سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے اور دو بجے انٹرنیشنل سنٹر پہنچے۔ اس سنٹر کے ہال نمبر 5 میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ وہی سنٹر ہے جہاں قبل ازیں گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا تھا۔ ہال کا پہلا ایک تہائی حصہ مردوں کے لئے ریزرو کیا گیا تھا جس کے سامنے ایک چار فٹ اونچا سٹیج بنایا گیا تھا۔ حضور انور نے اس سٹیج پر ہی خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

ہال کا دوسرا ایک تہائی حصہ خواتین کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ دونوں حصوں میں پروجیکشن سکرین کے ذریعہ ویڈیو پر حضور انور کا خطبہ جمعہ ساتھ ساتھ دکھایا جاتا رہا۔

ایم ٹی اے پر یہ خطبہ یہاں سے براہ راست Live نشر کیا گیا۔ آٹھ ہزار سے زائد افراد نے انٹرنیشنل سنٹر میں حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ وعصر ادا کی۔ امریکہ سے بعض احباب دوبارہ لمبا سفر طے کرکے خصوصی طور پر نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے۔ حالانکہ اس سے قبل یہ احباب جلسہ سالانہ کینیڈا میں بھی شرکت کر چکے تھے۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس احمدیہ پیس ولیج تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا سات بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران 31 خاندانوں کے 164 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی جماعتوں ویسٹن ساؤتھ، ٹورانٹو سنٹر، مس سی ساگا، نارتھ یارک، ٹورانٹو ایسٹ اور بریمپٹن کے علاوہ پاکستان، امریکہ، ٹرینیڈاڈ اور آسٹریلیا سے آنے والے بعض خاندان بھی شامل تھے۔

یکم جولائی کو کینیڈا کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ یہ تقریب 1958ء سے مختلف ناموں سے منعقد ہو رہی ہے لیکن اکتوبر 1982ء سے یہ تقریب ''کینیڈا ڈے'' کے نام سے منائی جارہی ہے۔ اس دن پورے کینیڈا میں چھٹی ہوتی ہے اور کینیڈین اس کو بہت جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اہم عمارتوں پر کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور رات کو آتشبازی وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔

''کینیڈا ڈے'' کی تقریب میں شمولیت

اس سلسلہ میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب فیضیہ مہدی پارک، پیس ولیج میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی سب سے اہم بات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت تھی۔

کینیڈا کے قومی جھنڈے کی مناسبت سے سرخ وسفید کپڑے پہنے بچیاں ایک گروپ کی صورت میں اس تقریب میں موجود تھیں۔ ایک بچی نے قومی پرچم اٹھایا ہوا تھا اور ہر ایک نے سرخ رنگ کی ایک پٹی گلے میں پہنی ہوئی تھی جس پر Canada لکھا ہوا تھا۔ بچوں کا گروپ کالی پینٹ اور سفید شرٹ میں موجود تھا۔ اور اس پارک کے کھلے احاطہ میں ہزاروں کی تعداد میں احباب وخواتین اپنے آقا کے منتظر تھے۔ سوا سات بجے حضور انور اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور نے شہر کے میئر سے ہاتھ ملایا جو اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل احمد نے کی جس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم مؤمل منصور نے پیش کیا۔

اس کے بعد بچوں اور بچیوں نے مل کر کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد ایک بچی عزیزہ وجیہہ ریاض احمد نے تقریر کی۔ اس بچی نے کینیڈا کا تعارف کروانے کے بعد کہا کہ کینیڈا کی زمین کتنی خوش قسمت ہے کہ گزشتہ سال بھی حضور انور یہاں تشریف لائے تھے اور الحمدللہ کہ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ امسال بھی حضور انور نے کینیڈا کو برکت بخشی ہے۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جس نے ہمیں عزت دی ہے اور مذہب کی آزادی دی ہے اور ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم Peace Village اور Ahmadiyya Abode of Peace جیسی عمارت بنا سکیں۔

اس کے بعد Richmondhill کیڈٹ سکول کے تین احمدی کیڈٹ نے 32 اطفال کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا اور مارچ پاسٹ کیا۔ اس پروگرام کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد خدام کی دو ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ ہوا جس میں حضور انور بھی رونق افروز رہے۔ اس میچ کے بعد خدام اور انصار پر مشتمل دو ٹیموں کے درمیان والی بال کا ایک نمائشی میچ ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جیتنے والی اور ہارنے والی دونوں ٹیموں کو میڈل عطا فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی پونے نو بجے یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں کینیڈا اور امریکہ کے 65 بچوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری ہر بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور ساتھ ساتھ بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

2/جولائی 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ صبح دس بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ پیس ولیج سے بریمپٹن (Brampton) کے لئے روانہ ہوئے۔ Peace Village سے Brampton تک کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔

گیارہ بجے حضور انور بریمپٹن پہنچے جہاں احباب جماعت بریمپٹن نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچوں کے گروپس نے خیر مقدمی استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بریمپٹن نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بریمپٹن میں مسجد کا سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق بریمپٹن میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ، اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی اس بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر، پرائیویٹ سیکرٹری، امیر صاحب کینیڈا، نائب امیر اول، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، صدر جماعت بریمپٹن، مبلغ سلسلہ جماعت بریمپٹن، چیئرمین نیشنل مسجد کمیٹی۔ علاوہ ازیں دو واقف نو بچوں عزیزم فرخ بھٹی ابن بشارت احمد بھٹی صاحب اور عزیزہ سلمہ سوسن بنت رفیع احمد فاروقی صاحب کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مسی ساگا کا دورہ

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے بعد گیارہ بج کر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بریمپٹن سے مسی ساگا (Mississauga) کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بج کر ۵۰ منٹ پر حضور انور Mississauga میں جماعت کے سنٹر ''بیت الحمد'' پہنچے۔ اسی سنٹر میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی عمارت بھی ہے۔ صدر جماعت احمدیہ مسی ساگا نے اپنی جماعت کے احباب کے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔

احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ ان سب نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور پارکنگ ایریا میں ہی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور پیدل چلتے ہوئے احباب جماعت کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے مسجد بیت الحمد اور جامعہ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ مرد حضرات اس سنٹر کے باہر میدان میں جمع تھے جب کہ خواتین اندر مسجد کے ہال میں حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ اس موقع پر مجلس عاملہ مسی ساگا، طلباء جامعہ احمدیہ اور اساتذہ جامعہ احمدیہ نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور دروازہ سے اندر داخل ہوئے خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور خواتین اور بچیوں میں کچھ دیر کے لئے تشریف فرما رہے۔ اس دوران بچیاں کورس کی شکل صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھتی رہیں۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا دورہ

اس کے بعد حضور انور عمارت کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا قائم ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی پہلی کلاس ستمبر ۲۰۰۳ء سے شروع ہوئی تھی۔ اب ستمبر ۲۰۰۴ء سے دوسری نئی کلاس بھی شروع ہو چکی ہے۔ امسال ستمبر ۲۰۰۵ء سے انشاء اللہ العزیز تیسری کلاس بھی شروع ہوگی۔

حضور انور جامعہ احمدیہ کے لائبریری ہال میں تشریف لائے۔ جہاں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور کی آمد کے ساتھ استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہو۔ جس کے بعد جامعہ احمدی کے ساتھ طلباء نے سات مختلف زبانوں، انگلش، فرنچ، عربی، فارسی، جرمن، سپینش اور اردو میں حضور انور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ اس سپاس نامہ کا اردو متن درج ذیل ہے۔

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ بروح القدس۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا! آج کا دن ہمارا دن ہے۔

ہم کیا ہی خوش نصیب ہیں کہ ہم میں قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہیں۔ الحمدللہ

حضور! یہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے سامنے عہد ہے کہ ہم پیارے آقا کے ہر ارشاد پر بدل وجان عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہم عاجز غلام، مقدس نظام خلافت کی حفاظت کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے ہرگز گریز نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ ہماری مدد فرمائے۔ آمین

ہم ہیں طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا۔ حضور کے ادنیٰ چاکر''۔

طلبہ جامعہ احمدیہ کو زرّیں نصائح

طلباء جامعہ احمدیہ کی طرف سے اس استقبالیہ

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پہلے میں نے سوچا تھا کہ کچھ کہوں پھر بعد میں خیال آیا کہ آپ سے پوچھوں کہ گزشتہ تین سال گزارنے کے بعد آپ میں کتنی صلاحیتیں اجاگر ہوئی ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی اُس پہلی کلاس کے طلباء سے جو اس وقت تیسرے سال میں ہیں باری باری دریافت فرمایا۔

حضور انور نے ان طلباء سے دریافت فرمایا کہ آپ کون کون سے مضامین پڑھ رہے ہیں۔ ان مضامین کی آپ کو کس حد تک سمجھ آرہی ہے۔ زبانیں کون کون سی سیکھ رہے ہیں۔ کس زبان میں آپ کو دلچسپی ہے۔ یہ دلچسپی کس طرح پیدا ہوئی۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ حضور انور نے جب سپین کا دورہ فرمایا تھا اُس وقت سے سپینش زبان سیکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ پھر حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم مبارک احمد نذیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ طلباء کے لئے زبانوں کا انتخاب کس طرح کرتے ہیں اور کون کون سی زبان سکھانے کا پروگرام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اردو، انگریزی اور عربی کے علاوہ سپینش، فرنچ، پرچگیز اور رشین زبان سکھانے کا پروگرام ہے اور طلباء کی دلچسپی اور رجحان کو دیکھ کر زبان سکھانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ آپ روزانہ کتنے گھنٹے پڑھتے ہیں، جامعہ کی پڑھائی کے علاوہ کتنے گھنٹے پڑھتے ہیں۔ مختلف طلباء نے مختلف اوقات بتائے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا سارا دن مصروف گزرنا چاہئے۔ کوئی وقت بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ پھر حضور انور نے کھیل کے وقت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور تفصیل بھی پوچھی کہ کون کون سی کھیلیں کھیلتے ہیں۔ پھر حضور انور نے طلباء سے مطالعہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا جو روزمرّہ کا ہوم ورک ہے اور لازمی مطالعہ ہے اس کے علاوہ آپ کتنا مطالعہ کرتے ہیں۔ حضور انور نے ہر طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ کون کون سی کتب اُس کے زیر مطالعہ ہیں اور روزانہ ہر طالبعلم کتنا وقت مطالعہ کو دیتا ہے۔ جن میں سے بعض جماعتی دینی کتب تھیں اور بعض دوسرے موضوعات پر تھیں۔ حضور انور نے تمام طلباء کو ہدایت فرمائی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور آپ کے مطالعہ میں رہنی چاہئے۔ دوسری کتب بے شک پڑھیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا روزانہ مطالعہ ہونا چاہئے۔ رات سونے سے پہلے مطالعہ کرکے سویا کریں۔ فرمایا مطالعہ ضروری ہے اس سے آپ کا علم بڑھتا ہے۔

حضور انور نے طلباء کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ الفضل پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پڑھا کریں۔ اسی طرح پاکستان سے جماعتی رسالے خالد، تشحیذ الاذہان اور انصار اللہ بھی منگوائیں اور طلباء یہ رسالے بھی پڑھا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سائنس کے بعض رسالے ہیں۔ امریکہ سے منگوالیا کریں۔ طلباء کو سائنسی مضامین سے اور اس بارہ میں نئی ہونے والی تحقیقوں سے واقفیت ہونی چاہئے۔ طلباء کو سائنسی مضامین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے اور نئی ایجادات اور تحقیقات سے واقفیت ہونی چاہئے۔ فرمایا انٹرنیٹ پر بھی آپ کو یہ مضامین مل سکتے ہیں۔

بعض طلباء نے ذکر کیا کہ ہم "حیات نور" اور "حیات قدسی" کا مطالعہ کررہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ دونوں کتابیں جامعہ احمدیہ کے طلباء کو پڑھنی چاہیں۔ حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جہاں صوفی قسم کے لوگ جا کر بیٹھ جائیں وہاں جماعت کا اثر ہوتا ہے۔ نیک، متقی اور خدا سے تعلق ہو اور دیکھنے والوں کو نظر بھی آتا ہو۔ یہی لوگ فیلڈ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کا احترام ہوتا ہے ان کی بات مانی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے نتیجہ میں عاجزی پیدا ہوتی ہے نہ کہ تکبّر۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپس میں گفتگو کے دوران اساتذہ پر جو تبصرہ ہوتا ہے وہ ایک حد تک چلنا چاہئے اس سے زیادہ نہیں کہ اساتذہ کا احترام اور ادب جاتا رہے۔

حضور انور نے مطالعہ کے ضمن میں فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کی پڑھائی راستہ دکھانے والی پڑھائی ہے لیکن اس میں مزید بہتری تبھی ہوگی جب آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب زیر مطالعہ رکھیں گے۔ حضور انور نے فرمایا آغاز میں کم از کم "مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے" پڑھیں اور اس میں مختلف عناوین کے تحت حوالے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر القرآن مختلف جلدوں میں شائع ہوئی ہے اس کا مطالعہ کریں۔ پھر دوسری کتابیں شروع کریں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء موصی ہیں۔ حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کیا وصیت کرنے سے قبل رسالہ الوصیت پڑھا ہے؟ فرمایا یہ ہر طالبعلم کو پڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا۔ مرزا حنیف احمد صاحب نے "تعلیم فہم قرآن" کے نام سے حوالے اکٹھے کئے ہیں طلباء اس کا بھی مطالعہ کریں۔

حضور انور نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا طلباء کو دودھ وغیرہ دیا جاتا ہے۔ اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ صبح وقفہ میں گیارہ بجے طلباء کو دودھ اور Snak وغیرہ دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ جن کی یادداشت کمزور ہے ان کو سویا لیسی تھین کھلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شیڈول اتنا مصروف نہیں ہے جتنا ہونا چاہئے ان کو نمازوں سمیت ۱۸ گھنٹے کا پروگرام بنا کر دینا چاہئے کہ چھ گھنٹے صرف ریسٹ اور آرام کے ہوں۔ ان کو اتنا مصروف رکھیں کہ کچھ اور سوچنے کا موقع نہ ملے۔ ان کے سپرد بعض کتب کریں کہ آپ نے یہ یہ پڑھنی ہیں اور اتنے عرصہ میں اس کا مطالعہ ختم کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا طلباء کو تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس طرح عبدالرحمٰن خادم صاحب کی پاکٹ بک اور قاضی نذیر احمد صاحب کی پاکٹ بک بھی مطالعہ کرنی چاہئیں۔ دونوں کا اپنا اپنا انداز ہے۔ حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس سوال و جواب کی کیسٹس بھی سنیں۔

ایک طالبعلم احمد تمیم یوسف زئی کو جن کا تعلق افغانستان سے ہے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ اس طرح آپ کا جو فارسی زبان میں کلام ہے، فارسی درثمین بھی پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ جو جنرل نالج میں اچھے ہیں وہی زیادہ کامیاب ہیں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ پروگرام ڈیڑھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ طلباء کے ڈائننگ ہال میں اساتذہ اور اس موقع پر آنے والے مہمانوں کے ساتھ چائے وغیرہ کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے لئے اساتذہ کرام اور مہمانوں کے ساتھ تشریف فرما رہے اور چائے نوش فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور عمارت سے باہر تشریف لائے۔ جہاں بیرونی لان میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ نے حضور انور کے ساتھ ایک گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ کی تینوں کلاسز نے علیحدہ علیحدہ بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ علاوہ ازیں مجلس عاملہ جماعت احمدیہ Mississauga نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد دو بجے یہاں سے Peace Village کے لئے روانگی ہوئی۔ اڑھائی بجے حضور انور مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد عطاء صاحب مرحوم (سابق وکیل الزراعت) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ یکم جولائی کو انتقال کرگئی تھیں، رحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سات بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ ملک کلیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا کی خوش دامنہ تھیں۔

اس نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور نے درج ذیل تین نماز جنازہ غائب بھی پڑھائے۔

(1) مکرم میاں عبدالرشید صاحب۔ سابق نائب امیر ضلع۔ میر پور آزاد کشمیر۔ آپ نے 27/مئی 2005ء کو وفات پائی۔ (2) مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد۔ سابق مربی سلسلہ مشرقی ومغربی افریقہ واستاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ آپ نے 24/مئی 2005ء کو بلجیم میں وفات پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ (3) مکرمہ بشریٰ منیر صاحبہ اہلیہ مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ (شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔) مرحومہ نے 22/مئی 2005ء کو وفات پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹوا (Otawa) کا دورہ

پروگرام کے مطابق آج بعد سہ پہر ٹورانٹو سے Ottawa کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ساڑھے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت پیس ویلیج کی ایک بہت بڑی تعداد جمع تھی۔ ٹورانٹو سے Ottawa کا فاصلہ ۵۵۰ کلومیٹر ہے۔

Ottawa کا شہر قبل ازیں (بائی ٹاؤن) By Town نامی ایک قصبہ تھا یکم جنوری ۱۸۵۵ء کو اس قصبہ کو قانونی طور پر شہر کا درجہ دے کر اس کا نام Ottawa رکھا گیا اور پھر ۳۱/دسمبر ۱۸۵۷ء کو ملکہ وکٹوریہ نے کینیڈا کے دارالحکومت کے طور پر آٹوا شہر کا انتخاب کیا اور اب تک یہ کینیڈا کا دارالحکومت ہے۔ آٹوا شہر کی ایک مشہور چیز ریڈو کنال (نہر) (Rideau Canal) ہے۔ یہ خوبصورت نہر ۱۸۲۶ء سے لے کر ۱۸۳۲ء کے درمیان مکمل ہوئی۔ موسم گرما میں اس نہر میں لوگ کشتی رانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب کہ موسم سرما میں اس نہر کا پانی منجمد ہو جاتا ہے تو کثیر تعداد میں لوگ برف پر Skating کرتے ہیں اور میل ہا میل تک اس پر پھسلتے ہوئے جاتے ہیں۔ اس شہر کی آبادی آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔

ساڑھے چار گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ مشن ہاؤس آٹوا Ottawa پہنچے جہاں صدر جماعت آٹوا، محمد اشرف سیال صاحب اور مبلغ سلسلہ محمد طارق اسلام صاحب نے عاملہ ممبران، جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے، مجلس عاملہ کے تمام ممبران اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

احباب جماعت آٹوا مرد و خواتین، بچے بوڑھے سبھی بے حد خوش تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا یہ Ottawa کا پہلا دورہ تھا۔ ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے اور سبھی اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچیاں رنگا رنگ کے لباس میں ملبوس استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سبھی کو ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔ حضور انور کچھ دیر بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔ پھر مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ Ottawa میں حضور انور کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں تھا۔

آٹوا (Ottawa) میں جماعت کا قیام 1968ء میں ہوا۔ صوفی عزیز احمد صاحب اس جماعت کے پہلے صدر تھے۔ جماعت کا موجودہ مشن ہاؤس اور عمارت ۱۹۹۱ء میں خریدی گئی۔ جماعت کا یہ موجودہ مشن ہاؤس آٹوا سٹی کے مشرقی حصہ Cumberland میں واقع ہے اور جماعت کی اس جائیداد کا کل رقبہ ۱۰۰/۱ ایکڑ ہے۔ رہائشی حصہ کے علاوہ اس عمارت میں دو ہال ہیں اور آفسز ہیں۔ کچن اور واش رومز وغیرہ کی سہولیات بھی حاصل ہیں۔ ایک ہال کو مسجد کی شکل دی گئی ہے ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی ہال میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں شامل ہونے والے پانچ بچوں اور ایک بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3/جولائی 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مشن ہاؤس Ottawa میں پڑھائی۔ صبح دس بجے حضور انور نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں پودا لگایا اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران آٹوا جماعت کے ۶۰ خاندانوں کے ۲۸۴ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد آٹوا جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور دوسرے جماعتی عہدیداروں نے حضور انور کے ساتھ اجتماعی طور پر تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

سوا دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام بی بی یاسمین صاحبہ و مامون صاحب نے اپنے گھر کیا تھا۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا مع ممبران قافلہ ان کے گھر

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

Glebe
TRAVELS
Lowest fares to
Pakistan & India
0208 336 0794
07765 32 46 01
www.glebetravels.com
adil@glebetravels.com

تشریف لائے اور یہاں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا۔

مانٹریال(Montreal) کا سفر

یہاں سے پروگرام کے مطابق چار بجکر دس منٹ پر مانٹریال(Montreal) کے لئے روانگی ہوئی۔ Ottawa سے Montreal کا فاصلہ دوصد کلومیٹر کے قریب ہے۔

مانٹریال کا پہلا نام Hochilaga تھا جس کو ریڈ انڈین قبیلہ Iroquis نے آباد کیا تھا۔ سترھویں صدی عیسوی میں اس کا نام مانٹریال رائج ہوا۔ اس شہر کو Isle Of Montral بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ ایک دریا اور قدرتی جھیلوں کے درمیان واقع ہے۔ مانٹریال ایک وقت میں کینیڈا کی پہچان تھا اور اس کا سب سے بڑا شہر تھا۔ اب آبادی کے لحاظ سے یہ دوسرے نمبر پر ہے اس شہر میں فرنچ زبان بولی جاتی ہے۔

سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر ۲۵ منٹ پر مشن ہاؤس مانٹریال میں پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مانٹریال نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا اور بچوں نے خیر مقدمی نغمات پیش کئے بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ یہ ملاقاتیں ساڑھے چھ بجے سے لے کر رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران مانٹریال جماعت کی ۵۸ فیملیز اور ۱۵/افراد نے انفرادی طور پر حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اس طرح مجموعی طور پر ۲۷۸/افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ مشن ہاؤس مانٹریال ’’بیت النصرت‘‘ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے اس تقریب میں شامل چار بچیوں اور ایک بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام مشن ہاؤس میں ہی تھا۔

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری**

برطانیہ: تیس(۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس(۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ(۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

تعارف کتب

نام کتاب: **تعلیم فہم القرآن**

مؤلف: مرزا حنیف احمد

سن اشاعت: 2004ء

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے کمال محبت، عقیدت اور اخلاص سے حضرت مسیح موعودؑ کی تفہیم علم قرآن کے تعلق حضور کے اقتباسات ایسی ترتیب سے سجائے ہیں کہ پڑھنے والا حضور کے مقام و مرتبہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام اور قرآن مجید کی اعجازی شان کا عرفان حاصل کر سکتا ہے۔

کتاب کے درج ذیل گیارہ ابواب ہیں:

فہم قرآن اور منصب حضرت اقدس

قرآن کریم میں حضرت اقدسؑ کا ذکر

فہم قرآن اور علوم قرآن

فہم قرآن، عقائد اور مسائل

فہم قرآن اور ارکان اسلام

فہم قرآن اور ارکان ایمان

فہم قرآن کے علمی لوازمات (شرائط)

فہم قرآن کے روحانی لوازمات

سلوک یعنی محبتِ الٰہی

اصول تفسیر قرآن کریم

انڈیکس آیاتِ قرآن کریم

مذکورہ بالا ابواب میں کم و بیش ایک ہزار ذیلی عنوانات ہیں اور قریباً اتنے ہی حضرت مسیح موعودؑ کے روح پرور کلمات وارشادات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے کتاب کی افادیت واہمیت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔ ۔کتاب کی ترتیب، تالیف میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے الفاظ ہی استعمال کئے جائیں۔ گویا مؤلف نے محنت واحتیاط کا اس طرح التزام واہتمام کیا ہے کہ مامورِ زمانہ کے اپنے بیانات سے ہی جو معرفت، لذت اور سبق ملتا ہے پڑھنے والا اس سے ہی حسبِ استعداد ظرف استفادہ کرے۔

اپنے موضوع کے لحاظ سے تو یہ کتاب تفسیر و معرفت کی کتاب ہے تاہم ارشادات و اقوال اپنی ترتیب و تزئین کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی خصوصی و انفرادی شان پر بھی دلالت کرتے ہیں اور اس طرح مختلف علوم کی روشنی کے جھرنے پھوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

محترم میاں صاحب نے فہم قرآن کے اس عظیم آسمانی سلسلہ کی حکمت اور اس کا منطقی نتیجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں اس طرح پیش کیا ہے۔

’’میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو۔ پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعین جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں، ایک دم میں طے ہو سکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حَکَمْ بن کر آیا ہے۔ جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے، وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا، وہی حدیث صحیح ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۹۹)

(عبدالباسط شاہد)

نام کتاب: **درویشانِ احمدیت (جلد دوم)**

مصنف: فضل الٰہی انوری

ناشر: نصر پبلیکیشنز

ماضی سے انسان کا رشتہ دو طرح کا ہو سکتا ہے، ایک منفی دوسرا مثبت۔ منفی وہ جو عام زبان میں naustalgia کہلاتا ہے۔ یعنی وہ آئینہ جس میں انسان کو ماضی زمانۂ حال اور زمانۂ مستقبل سے بڑھ کر حسین لگتا ہے۔ مثبت وہ جسے ہم تاریخ کے نام سے جانتے ہیں۔ تاریخ ارتقاء کے عمل کا حصہ ہے کہ انسان اس سے سبق حاصل کرتا اور آئندہ کا لائحہ عمل اور حکمت عملی تشکیل دیتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے جھروکے سے ماضی کے دھندلکوں میں جب جھانکتے ہیں تو ماضی کے مثبت زاویوں کا ادراک آسان ہو جاتا ہے۔ جن قوموں کے مقدر میں ترقی لکھی ہو وہ اپنے ماضی کو نہیں بھولتیں مگر نگاہ اس مستقبل پر لگی رہتی ہے جو ان کی اصل ترقی کی میزان اور ان کی منزلِ مقصود ہے۔

اسلاف کو ماضی کا حصہ نہ بننے دینے کی تعلیم مذاہبِ عالم میں اسلام کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ اسلام پسند کرتا ہے کہ رفتگان کے نام پر قربانی کی جائے، صدقہ دیا جائے اور یوں انہیں اپنی زندگی میں شامل رکھا جائے۔ صالح اولاد کو صدقۂ جاریہ قرار دینا اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ ایسی کتاب جو اپنے بزرگوں کا ذکرِ خیر کرتی ہو، وہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے کے ایک اور خوش رنگ زاویے سے روشناس کراتی ہے۔

زیر نظر کتاب اس بات کا بھی عملی ثبوت ہے کہ حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کی زبانِ مبارک اور قلمِ مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ پر دفتر کے دفتر رقم کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے فرقے کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ مصنف کتاب ھٰذا اسی ایک گنج گرانمایہ پر سات جلدوں پر مشتمل کتاب رقم کرنے کو مواد جمع کئے بیٹھے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ تو ابھی اس غلامِ احمدؑ کے ایک غلام کا حال ہے۔ اسی ایک فرمان پر نہ جانے کتنے مضامین، کتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں مگر مسیحِ وقت کا فرمان ہے کہ ایک صدی سے زائد کا عرصہ گزر جانے پر بھی سرسبز و شاداب اور تروتازہ ہے۔

چونکہ کتاب کا محور حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کا فرمانِ مبارک ہے، اس اعتبار سے کتاب بھی دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ حضرت اقدس کے غلاموں کے علمی کمالات اور دوسرا خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے معجزانہ نشانات کا آئینہ دار ہے۔

سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں علمی کمالات اور معجزانہ نشانات اس بات کے غماز ہیں کہ اس میں کسی کی شخصی خوبی کا کمال نہیں بلکہ جس کسی کے حصّے میں یہ اعزاز آیا وہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی قوتِ قدسی کے طفیل اور آپ ہی کے علم اور فضل کی برکت سے تھا، ہے اور رہے گا۔ یہ ایک نبی اللہ کا قول تھا، سو اسے تو ہر حال میں پورا ہونا تھا۔ اس کا وسیلہ بلادِ غربیہ میں تعینات کوئی مولوی فاضل ہو یا بٹالہ سٹیشن سے جا کر بلٹیاں اور ڈاک لانے والا پیرا نامی خادم۔ کوئی پیدائشی احمدی ہو یا سناتن دھرم چھوڑ کر اسلام احمدیت قبول کرنے والا کوئی نوجوان۔ اسی طرح پیرا نامی سادہ لوح ملازم کے مقابلے پر محمد حسین بٹالوی جیسا چرب زبان مناظر ہو یا عبدالقادر سوداگرمل کی کم سنی کے مقابلے پر کوئی منجھا ہوا پنڈت، مسیح آخر زمانؑ کا فرمان مبارک آپ کے غلاموں کے حق میں پورا ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ مذکورہ بالا ناموں کو کسی افسانے کے کردار نہ سمجھا جائے، بلکہ کتاب پڑھیئے اور دیکھئے کہ یہ سب زندہ انسانوں کی طرح آپ کے سامنے آ کھڑے ہونگے۔ محترم انوری صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے ان واقعات کو یکجا کر دیا ہے۔ جماعت احمدیہ میں ان واقعات کی اہمیت تبھی ہے جب ہم ان کو مجموعی طور پر ایک یکجا تصویر کے طور پر دیکھیں۔ ہمارے یہاں معجزات ایک جزو سے زیادہ ایک کُل میں دیکھے اور سمجھے جاتے ہیں کہ وہی ان کا اصل تقدس ہے۔ اسی سے کسی فرد کے بجائے ان معجزات کو رونما کرنے والی ذات پر یقین پختہ ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ہر قول پر تدبر کرنے کی توفیق دے۔

(آصف باسط)

یہ کتب U.K.، امریکہ، کینیڈا اور جرمنی کے بکسٹالز پر دستیاب ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ان سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

نظام وصیت

حضرت مصلح موعودؓ وصیت کے متعلق فرماتے ہیں:

’’پس تم جلد سے جلد وصیت کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی مَیں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا، جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا، اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا، جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا، جس نے ساری دنیا کے دکھوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب اور چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا کی‘‘۔

ایسے احباب جماعت جو ابھی نظام وصیت میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان سے درخواست ہے کہ اس میں شامل ہو کر اس کے فیوض و برکات کے وارث بنیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ ستمبر 2004ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کا تفصیلی ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان بیعت سے قبل بھی حضورؑ سے تعلق عقیدت رکھتے تھے اور اپنے علاقہ میں ایک خاص اثر رکھتے تھے۔ آپؓ قریباً 1860ء میں پیدا ہوئے۔ عام دستور کے مطابق کسی مکتب میں تعلیم نہیں پائی لیکن علم کے شوق نے پڑھنے کی عادت ڈالی اور قاعدہ پڑھ کر کتاب ''فتوح الغیب'' پڑھنی شروع کی تو کسی ولی کی صحبت اختیار کرنے کا شوق دامنگیر ہوا جسے پورا کرنے کے لئے درویشوں اور فقیروں کی تلاش میں تھے کہ ایک دن آپ کو یہ خبر ملی کہ قادیان میں ایک شخص حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح خوابوں کی تعبیر بتاتے ہیں۔ چنانچہ آپؓ ایک روز چند دوستوں کے ہمراہ قادیان پہنچے۔ یہاں حضورؑ نے آپؓ کو یہ ذکر بتلایا کہ فجر کی نماز کے بعد یہ ذکر چلتے پانی کے کنارے پر پڑھا کرو کہ

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

اس سفر کے بعد پھر قادیان آنے کا سلسلہ چل پڑا۔

ایک بار آپؓ نے حضورؑ کو اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی جو حضورؑ نے منظور فرمالی۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت اقدسؑ اپنے دو خدام کے ساتھ پیدل چل کر دھرم کوٹ بگہ تشریف لائے۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے بادام کی گریاں اور مصری پیش کی جو حضورؑ نے قبول فرمائی اور نماز حضرتؑ کے پیچھے پڑھی گئی۔ رات کے وقت ایک سکھ سردار کے ساتھ حضورؑ نے قرآن شریف اور باوا نانک صاحب کے متعلق چند باتیں کیں اور پھر فرمایا کہ سردار تو مسلمان ہوگیا ہے۔ صبح کھانا کھاکر ''براہین احمدیہ'' کا دوسرا حصہ چھپوانے کے لئے حضورؑ یکّہ پر امرتسر تشریف لے گئے تو حضرت مولوی صاحبؓ فرطِ الفت سے بھوکے پیاسے یکّہ کے ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک پہنچ گئے۔ راستہ میں حضورؑ نے فرمایا کہ تم نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ آپؓ نے عرض کی ہاں حضور کھانا نہیں کھایا۔ اس پر حضورؑ نے آپؓ کو ایک روپیہ دینے کے لئے ارشاد فرمایا تاکہ آپؓ کھانا کھاسکیں۔

حضورؑ کے دھرم کوٹ بگہ جانے سے متعلق یہ روایت بھی ہے کہ وہاں کے ایک نوجوان سردار فضل حق صاحب مشن سکول بٹالہ میں تعلیم پاتے تھے اور دہریت کے خیالات رکھتے تھے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار حضرت مولوی صاحبؓ سے کیا جنہوں نے حضورؑ کی خدمت میں یہ باتیں عرض کیں۔ حضورؑ نے مولوی صاحبؓ کے ذریعہ ان باتوں کا جواب دیا۔ اس طرح کچھ عرصہ آپؓ کے ذریعہ تبلیغی پیغام رسانی جاری رہی مگر چونکہ سردار صاحب رئیس زادہ تھے اور مولوی صاحبؓ ادنیٰ رئیس تھے اس لئے یا تو آپؓ حضرت اقدس کے زبانی دلائل کو پہنچا نہ سکتے تھے یا اُن باتوں کا سردار صاحب پر اثر نہ پڑتا تھا۔ آخر میں حضرت اقدسؑ نے مناسب سمجھا کہ سکھ رئیس زادوں کو تبلیغ کرنے کے لئے خود دھرم کوٹ بگہ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضورؑ دھرم کوٹ تشریف لے گئے اور سردار صاحب اور ان کے بڑے بھائی سردار جیون سنگھ اور ان کے والد صاحب سے ملاقات کی جس میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ان سکھ نوجوانوں کی اس وقت کی قابلیت کے مطابق دلائل بیان کئے۔ چنانچہ اس ملاقات کے بعد سردار صاحب کو اسلام اور دیگر مذاہب کی تحقیق و تدقیق کا شوق ہوگیا اور حضرت اقدسؑ بذریعہ ترسیل کتب اور خط وکتابت ان کی مدد کرتے رہے۔ آخر سردار صاحب قریباً چالیس برس کی عمر میں 1898ء میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو احیاء اسلام کے لئے ایک مضطربانہ تڑپ تھی جس کا ایک اظہار حضرت مولوی صاحبؓ نے بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ چنانچہ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اقدسؑ کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضورؑ کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ماہیٔ بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکرمند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ آپؑ کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے اس واقعہ کا حضورؑ سے ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا ''میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اِس وقت اُس پر آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہوجاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت پر حضرت مولوی صاحبؓ نے تفسیر قرآن اور حدیث کی کتب کا بھی مطالعہ شروع کردیا اور ہر ایک ہفتہ میں حضورؑ کی قدم بوسی کرتے رہے۔ اس اثناء میں حضور علیہ السلام نے دعویٰ مسیح موعود کا کیا تو آپؓ نے بھی حضورؑ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ پھر آپؓ نے پنجابی زبان میں کئی کتب بھی تصنیف کیں۔

قبول احمدیت کے بعد آپ کا علم تبلیغ میں وقف ہونے لگا۔ دعویٰ کے ثبوت میں قرآن وحدیث سے بیان کرتے۔ اپنی مساعی کا تذکرہ آپ حضورؑ کی خدمت میں بھی کرتے رہتے اور حضورؑ سے رہنمائی بھی لیتے رہتے۔ حضورؑ آپ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ضروری ہدایات سے نوازتے۔ چنانچہ اخبار ''البدر'' 14/نومبر 1902ء میں لکھا ہے:

''حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے۔ تمام راہ مولوی فتح دین صاحب حضرت اقدس کے مخاطب رہے۔ حضرت اقدس بار باران کے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہیے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں۔ قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اس کو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں، ہرگز ردّ نہیں کرسکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنے استنباط جو کہ اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے اور حضرت اقدس مختلف طور پر ان کو سمجھاتے رہے......

پھر مولوی فتح دین صاحب نے کہا کہ ہم لوگ بڑے خطاکار ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس دل کو خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا''۔

آپ کی ایک پنجابی نظم ''حقیقت نزول مسیح'' کا اشتہار بھی البدر میں شائع ہوا۔ یہ قریباً دوصد صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت مولوی صاحب کو بسا اوقات مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا مگر آپ استقلال کے ساتھ تبلیغی کام کو جاری رکھتے۔ بیوی بچوں کے نان نفقہ اور دیگر گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے آپؓ خانگی امور کی طرف توجہ رکھنے پر بھی مجبور تھے۔ اسی لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ایک دورے کے بعد اپنی رپورٹ (مطبوعہ البدر) میں یہ تجویز پیش کی کہ مولوی صاحبؓ کو اس مقام کے احمدیوں کا لیڈر سمجھنا چاہئے جو ہروقت تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں اور بہت مدلل گفتگو کرتے ہیں۔ اس جگہ کے احمدی اگر ہمت کرکے مولوی صاحب کے واسطے کچھ گزارے کی صورت مقرر کرکے اُن کو خدمات دینی کے واسطے بالخصوص فارغ کردیں اور ایک مدرسہ بنادیویں تو مجھے امید ہے کہ اکثر لوگ حق کی طرف رجوع کرلیں۔

حضرت شیر محمد خانصاحبؓ (بیعت 1897ء) بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی خدابخش جٹ ساکن منددراں والہ بھامڑی، ایک مجمع کے ساتھ قادیان میں آیا تاکہ حضرت صاحبؑ یا مولوی نورالدین صاحبؓ سے مناظرہ کرے۔ جب حضورؑ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا کہ مولوی فتح الدین ہی اس کے لئے کافی ہیں۔ اُن کو جاکر کہہ دو کہ مولوی فتح الدین صاحب سے مناظرہ کرلو۔ لیکن وہ نہ مانا۔

حضرت مولوی صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی موجودگی میں اپنی نظمیں سنانے کی سعادت بھی عطا ہوتی رہی۔ چنانچہ رجسٹر روایات صحابہ نمبر 13 میں ایسے شعراء کی فہرست میں آپؓ کا نام پانچویں نمبر پر حضرت حکیم دین محمد صاحبؓ راہوں ضلع جالندھر (بیعت 1902ء) نے بیان کیا ہے۔

10/مارچ 1908ء کو حضورؑ نے فرمایا:

''سلسلہ کے خطوط کو دیکھنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کس قدر لوگوں کے خط ہر روز بیعت کے واسطے آتے ہیں اور یوں بھی کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ دس بیس آدمی بیعت نہ کرتے ہوں۔ اس طرح سے بیعت کے رجسٹروں کی تعداد میں تو روز افزوں ترقی ہے مگر رجسٹر (یعنی باقاعدہ چندہ دہندگان کا) اپنی اسی حالت پر ہے، اس میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوتی۔ اصل وجہ یہی ہے کہ لوگ بذریعہ خطوط بیعت کرتے ہیں یا اس جگہ آکر بیعت کرتے اور چلے جاتے ہیں مگر ان کو ضروریاتِ سلسلہ سے مطلع کرنے کا کوئی کافی ذریعہ نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں مولوی فتح دین صاحب بھی اس کام کے واسطے موزوں ہیں۔ آدمی مخلص دیانتدار ہیں اور یوں ان کی کلام بھی مؤثر ہے۔ ان کی پنجابی نظم جو اس ملک کی مادری زبان ہے اور جسے لوگ خوب سمجھتے ہیں وہ بھی اچھی مؤثر ہے۔ ہمارے خیال میں ان کے ذریعہ سے دعوت و اشاعت کا کام بھی ہوتا رہے گا اور چندہ کی وصولی کا بھی باقاعدہ انتظام ہوجاوے گا''۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے 27/جولائی 1920ء کو بعمر ساٹھ سال وفات پائی۔ جنازہ قادیان لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپؓ کی ایک بیٹی حضرت مختار بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس کے ساتھ پڑھایا تھا۔ حضرت حافظ صاحب کی وفات ماریشس میں ہی ہوئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ البتہ حضرت مختار بیگم صاحبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 | Friday August 12 , 2005 | Issue No. 32

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

امریکہ اور کینیڈا کی نیشنل اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور مبلغین سلسلہ کے علاوہ کمپیوٹر ٹیم وہیومینیٹی فرسٹ USA اور احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے ممبران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کاموں کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات

ڈرھم میں بیت المہدی کا معائنہ، وزیراعظم کینیڈا سے ملاقات، بریمپٹن میں مسجد کا سنگ بنیاد ،
جامعہ ا حمدیہ کینیڈاکا دورہ اور طلباء کو زریں نصائح ۔ آٹوا اور مانٹریال کا دورہ،تقریبات آمین وفیملی ملاقاتیں

(رپورٹ:عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27/جون 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ

۱۰ بجے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اور شعبہ وائز سیکرٹریان سے ان کے کام کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے سیکرٹریان مال کو ہدایت فرمائی کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ جو لوگ شرح کے مطابق چندہ نہیں ادا کر رہے کیا انہوں نے شرح سے کم ادا کرنے کی اجازت لی ہے؟ حضور انور نے فرمایا جو لوگ بالکل چندہ نہیں دے رہے اور ان کا جماعت سے رابطہ نہیں ہے اور وہ کبھی کبھار مسجد آجاتے ہیں اس بارہ میں شعبہ تربیت کو فعال ہونا چاہئے۔ ان کے پاس ایسے لوگوں کی فہرستیں ہونی چاہئے جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں اور رابطے میں کمزور ہیں اور جماعت سے دور ہیں۔ پھر ہر ایک سے رابطہ کریں اور قریب لائیں اور باقاعدہ جماعتی نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا ایسے پیچھے ہٹے ہوئے لوگوں سے رابطہ کر کے صرف چندہ لینا مقصد نہیں ہے بلکہ اصل مقصد ان کی روحانی حالت درست کرنا ہے۔

حضور انور نے اصلاحی کمیٹی کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

شعبہ وصیت میں موصیان کی تعداد کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ امیر صاحب امریکہ نے حضور انور کو بتایا کہ امسال دسمبر تک ہمارا ایک ہزار موصیان کا ہدف ہے۔ انشاء اللہ ہم یہ ہدف حاصل کر لیں گے۔

سیکرٹریان اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کانسٹی ٹیوشن میں سے اپنے شعبہ کے فرائض کے بارہ میں پڑھیں اور اس کے مطابق کام کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نو مبائعین کے لئے پمفلٹس کی صورت میں نیا لٹریچر بھی تیار کریں۔

شعبہ ضیافت کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ ملک کی دوسری جماعتوں سے بھی رپورٹ حاصل کیا کریں اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ تیار کیا کریں۔

سیکرٹریان تعلیم سے حضور انور نے طلبا کو قرضہ حسنہ دیئے جانے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور اس تعلق میں بعض انتظامی ہدایات دیں۔

انٹرنل آڈیٹر سے بھی حضور انور نے رپورٹ طلب فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری صاحب صنعت وتجارت کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا جن کے پاس ملازمتیں نہیں ہیں ان کی فہرست آپ کے پاس ہونی چاہئے اور اس کے مطابق ان کی مدد کی جائے، ان کو گائیڈ کیا جائے اور ان کی کونسلنگ کی جائے۔

شعبہ وقف نو کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اردو زبان سکھانے کے لئے کلاسز ہونی چاہئیں۔ باقاعدہ اردو زبان سکھانے کے لئے کلاسز لگائیں۔ ان سب کو اردو زبان سیکھنی چاہئے تا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں۔ اردو سے دوسری زبانوں میں تراجم کرسکیں۔ اس کی ہمیں ضرورت ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے کہا کہ ہم میں سے بعض عہدیداران اور آفیسرز اس قدر مصروف ہیں کہ حضور انور کی توقعات کے مطابق ہم کام نہیں کر رہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو آفیسرز ہیں ان کو خادم بنائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کہ قوم کا سردار/لیڈر تو اُن کا خادم ہوتا ہے۔ فرمایا یہ آپ کر لیں گے تو اپنے ٹارگٹ کو حاصل کر لیں گے۔

امیر صاحب USA نے نوجوان نسل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو بچے جوان ہو رہے ہیں ان کی تربیت اور ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر خدام الاحمدیہ Active ہو تو پھر یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا احمدیت کی روایات کا ان کو پتہ ہونا چاہئے۔ فرمایا۔ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے کہ لٹریچر شائع کریں، پمفلٹس شائع کریں جن سے ان کو معلوم ہو سکے کہ جماعت کیا ہے۔ جماعت کا مکمل تعارف ہو، جماعتی روایات کا ذکر ہو۔ فرمایا والدین بھی اپنے بچوں کو سنبھالنے کی طرف توجہ دیں۔

فرمایا ۱۶ سال کی عمر میں ان کی باقاعدہ کلاسز ہوں اور ان کو تربیتی پروگراموں میں Involve کریں۔ فرمایا خدام الاحمدیہ Active ہو تو آپ ایک بڑی تعداد کو سنبھال سکتے ہیں۔ صدر خدام الاحمدیہ بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے ان کو ہدایات دیں۔

آخر پر حضور انور نے سب عہدیداران کو نصیحت فرمائی کہ جماعت آپ پر اعتماد کرتی ہے۔ آپ سب جماعت کے اعتماد پر پورا اتریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بجے ختم ہوئی۔

پبلک ریلیشن کمیٹی امریکہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد Public Relation Comittee USA کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس شعبہ کے انچارج اور کمیٹی کے ممبران نے اپنے کام کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور انور نے مختلف امور کے بارہ میں ان سے دریافت فرمایا اور ان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اس کام کے لئے تمام جماعتوں میں گروپس اور ٹیمیں بنائیں اور مستحکم بنیادوں پر اس کام کو آگے بڑھائیں۔ حضور انور نے بعض انتظامی امور کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ USA، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ USA، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ USA اور مبلغین کرام USA نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ گروپس کی شکل میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ USA کے ساتھ میٹنگ

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد گیارہ بج کر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ USA کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے انصار اللہ USA کی تجنید، ان کے بجٹ اور چندہ کے نظام میں شامل انصار اللہ کی تعداد کا جائزہ لیا اور چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپ کی تجنید کے حساب سے ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو ابھی چندہ نہیں دے رہے۔

حضور انور نے مجلس انصار اللہ کے تحت تبلیغی پروگراموں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ آپ جو مجالس سے ہر دو ماہ بعد رپورٹ حاصل کرتے ہیں اب کوشش کر کے اس کو ماہانہ پر لے آئیں اور کوشش کریں کہ آپ کی تمام ۵۴ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹ آپ کو بھجوایا کریں۔

حضور انور نے قائد تربیت، قائد وقف جدید، قائد اشاعت، قائد ذہانت وصحت جسمانی اور دوسرے شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ جو انصار اللہ کا چندہ نہیں دیتے ان کو توجہ دلائیں۔ انصار اللہ کی اہمیت بتائیں۔ فرمایا سیکرٹری تربیت اس بارہ میں کام کریں۔ اللہ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔ سوا بارہ بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ USA کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد سوا بارہ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ USA کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ تین نائب صدران کے کام کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔ اس پر صدر صاحب نے بتایا کہ ہماری ۵۵ مجالس ہیں اور آٹھ ریجن ہیں۔ بہت بڑا ایریا ہے اس لئے تینوں نائب صدران کے تحت مختلف شعبہ جات تقسیم کئے ہوئے ہیں۔

نائب صدران کے کام کے طریق کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا۔

حضور انور نے معتمد سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کتنی مجالس رپورٹ بھجواتی ہیں، کیا باقاعدہ بھجواتی ہیں اور رپورٹس کیسے ملتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ خواہ رپورٹس ای میل کے ذریعہ ملیں لیکن تمام مجالس کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ صدر صاحب ان کی تمام Activity سے باخبر ہیں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ تین صد پچاس سے زیادہ خدام نے گزشتہ سال خون کا عطیہ دیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا خدام اور ان کے خون کا گروپ وغیرہ رجسٹرڈ ہیں کہ جب ضرورت ہو ان کو بلایا جا سکے۔ اس پر بتایا گیا کہ ہاں رجسٹرڈ ہیں۔ ہم نے اکٹھا خون بھی دیا ہے اور جب ان کو ضرورت ہو تو بلا لیتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ تعداد کم ہے اس

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں